سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،30۔دسمبر2019

(یوم الاثنین،3۔جمادی الاوّل1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شمارہ 8

625

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔دسمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال2019(مسودہ قانون نمبر40بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال2019منظور کیا جائے۔

627

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

سوموار، 30-دسمبر 2019

(یوم الاثنین، 3-جمادی الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر22منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ
اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا
اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾
وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِىْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ
وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ
مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

سورۃ مَریَم آیات 29 تا 36

تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں(29) (بچے نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے(30) اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے(31) اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش وبدبخت نہیں بنایا(32) اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (ورحمت) ہے(33) یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں(34) اللہ کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے(35) اور بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا رستہ ہے(36)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبرؐ عظیم تر ہے

کمالِ خلاق ذات اُس کی | جمالِ ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے | میرا پیمبرؐ عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ | وہ خُود ہی قانون خُود حوالہ
وہ خُود ہی قرآن خُود ہی قاری | وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی | وہ نُقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی

وہ خُود نظارہ ہے خُود نظر ہے

شعور لایا کتاب لایا | وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے | اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی | ازل بھی اُس کا ہے اور ابد بھی

وہ ہر زمانے کا راہبر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے | مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغ زن سے لڑے نہتا | جو غالب آکر بھی صُلح کر لے
اسیر دشمن کی چاہ میں بھی | مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے معتبر ہے | میرا پیمبرؐ عظیم تر ہے

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! ابھی تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات شروع ہونے دیں اور تھوڑی دیر بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! on his behlaf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے میاں جلیل احمد کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں تھانوں اور ان میں تعینات افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*1160: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ہر تھانے کے اندر نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟

(ب) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے تھانے ہیں اور ان میں تعینات نفری کی گریڈ یا عہدہ کے اعتبار سے کل تعداد کیا ہے؟

(ج) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے تھانوں میں طے شدہ معیار کے مطابق نفری تعینات کی گئی ہے اور کتنے تھانے ایسے ہیں جہاں نفری کی تعداد مقررہ معیار سے کم یا زیادہ ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ہر تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 میں موجود ہے جس کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار ہو گا جس کے مطابق صوبائی حکومت پولیس نفری کی منظوری دیتی ہے موجودہ آبادی کے تناسب سے پولیس کی منظور شدہ نفری کافی کم ہے جس کی وجہ سے پولیس کو جرائم پر قابو پانے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے درج بالا فارمولا کے برخلاف اس وقت تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے جو کہ ناکافی ہے

(ب) ضلع شیخوپورہ میں کل 16 تھانہ جات ہیں جن میں بمطابق منظور شدہ تعداد نفری تعینات ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ: ہر تھانہ کی منظور شدہ نفری تقریباً 70 سال قبل کی ہے جبکہ وقتاً فوقتاً محکمہ میں بھرتی ہوتی رہی ہے جس کی تعداد کے مطابق تھانوں میں کانسٹیبلان تعینات کئے جا رہے ہیں۔ منظور شدہ نفری موجودہ آبادی کے حساب سے کیا جانا مناسب ہے۔

(ج) ضلع کے کسی تھانہ میں بھی پولیس رول کے مطابق طے شدہ فارمولا کے مطابق نفری تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہر تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 میں موجود ہے جس کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار درکار ہو گا۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت ضلع شیخوپورہ میں تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار کام کر رہا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ صوبہ پنجاب کے باقی اضلاع کی نسبت ضلع شیخوپورہ کا crime rate سب سے زیادہ ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں پولیس کی نفری glaringly کم ہے تو وزیر قانون آج اس حوالے سے کوئی categorically commitment دے دیں کہ کب تک اس نفری کو پورا کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار تعینات ہونا چاہئے لیکن وسائل اور نفری کی کمی کی وجہ سے ایسا نہیں ہے۔ جناب محمد وارث شاد نے درست فرمایا ہے کہ اس وقت شیخوپورہ میں 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے۔ اس وقت ہماری پولیس میں 20 ہزار کے قریب recruitments ہونے والی ہیں اور نئی recruitments کرنے کے لئے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ ہم سو فیصد اس فارمولا کے مطابق نفری پوری کر لیں گے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کی کمی کو پوری کرنے کے لئے مرحلہ وار اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ اس وقت تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے جو کہ ناکافی ہے۔ یہ ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے کہا گیا ہے یا پورے صوبے کی بات کی گئی ہے؟

جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ صوبہ میں ہر تھانے کے اندر پولیس نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟ تو یہ پورے صوبے کے بارے میں جواب دیا گیا ہے یا صرف ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے بتایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد نے اپنے ضمنی سوال میں ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے پوچھا تھا اور میرے خیال میں اسی کا وزیر قانون نے جواب دیا ہے۔ اصل سوال کے جز (ج) میں ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ صوبہ میں ہر تھانے کے اندر نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ شیخوپورہ کے اندر تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں کہ آیا یہ صوبہ پنجاب کے لئے کہا گیا ہے یا صرف ضلع شیخوپورہ کے لئے کہا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جز (الف) میں صوبہ پنجاب کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ کس فارمولا کے تحت پولیس کی تعیناتی کی جاتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس وقت ہمارے صوبہ میں پولیس اہلکاروں کی تعداد اتنی ہے۔ ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے تفصیل اس لئے دی گئی ہے کیونکہ specificallyاس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ شیخوپورہ کے حوالے سے جواب کے جز(ب) میں تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ سوال اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے اندر پولیس کی کل نفری تقریباً84 ہزار ہے۔ یہاں جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یا تو پولیس کی کل نفری غلط بتائی گئی ہے یا پھر اس کے بارے میں دیئے گئے figures غلط ہیں۔ معزز وزیر قانون بے شک پرچی کا سہارا لے لیں لیکن یہ confirm کر دیں کہ یہ figures شیخوپورہ کے بتائے گئے ہیں یا پورے صوبہ پنجاب کے حوالے سے بتائے گئے ہیں۔ آپ نے جو figures بتائے ہیں وہ غلط ہیں یا پھر جو کل نفری بتائی گئی ہے وہ غلط ہے۔اس حوالے سے منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں جواب میں پولیس کی کل نفری کی تعداد نہیں بتائی گئی۔

جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ مجموعی طور پر پولیس فورس کی کمی ہے اور پولیس رولز 1934 کے فارمولا کے مطابق تعیناتیاں نہیں ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پولیس کی نفری میں کمی ہے اور اس کو دُور کرنے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے دور میں اکثر اس حوالے سے بات ہوتی رہتی تھی کہ آبادی کے لحاظ سے اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے ہمیں پولیس کی نفری کی جتنی ضرورت ہے اتنی نفری موجود نہیں ہے۔ اُس دور میں ہم نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے

پولیس میں کافی زیادہ بھرتیاں کی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ پچھلے دس سالوں کے دوران پولیس فورس میں کوئی نئی بھرتی نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے پولیس نفری میں بہت زیادہ کمی واقع ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کمی آج کی نہیں بلکہ پچھلے کئی سالوں سے پولیس نفری میں کمی ہے اور ہم اس کمی کو دُور کرنے کے لئے پولیس فورس میں مزید بھرتی کر رہے ہیں اور ہم نے اس کا processشروع کر دیا ہے لیکن یہ کمی پچھلے دس سالوں سے چلی آ رہی ہے کیونکہ پچھلے دس سالوں میں پولیس فورس میں کوئی خاطر خواہ بھرتیاں نہیں کی گئیں لیکن اب اس کمی کو دُور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہمارے دور حکومت میں بھی پولیس فورس میں بھرتیاں ہوتی رہی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! پولیس فورس میں بھرتیاں اس حساب سے نہیں ہو سکیں جتنی ہونی چاہئے تھیں۔ اگلا سوال نمبر1306 جناب محمد ارشد ملک کا ہے اُن کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! on his behlaf.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر کوئی معزز ممبر ہاؤس میں بالکل ہی نہیں آ رہا اور دوسرے ممبرز اُس کے سوالوں پر on his behalf کہہ رہے ہیں تو اس کے کیا رولز ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس سے سوال کرنے والے معزز ممبران کی ایوان کی کارروائی میں عدم دلچسپی ظاہر ہوتی ہے اور جن معزز ممبران کے اپنے ذہن میں کبھی کوئی سوال آیا نہیں ہے وہ صرف خانہ پُری کرنے کے لئے on his behalf کہہ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُن کی اپنی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ انہوں نے کبھی کوئی لفظ نہیں لکھا اور کبھی کوئی سوال نہیں کیا۔ یہ ایک اچھی بھلی پارٹی کو represent کرتے ہیں لیکن ان کا یہ حال ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو چودھری ظہیر الدین سے معذرت کرتا ہوں۔ میں نے پرسوں چوتھ چودھری ظہیر الدین کے بارے میں ایک لفظ کہہ دیا کہ "سنبھالے کی بہن کی طرح" آپ ہر معاملے میں اُٹھ نہ کھڑے ہوا کریں میں اس فقرے پر چودھری ظہیر الدین سے معذرت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں آپ بھی گواہی دیں گے کہ حزب اختلاف میں سب سے زیادہ میں participate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ کی معذرت ہوگئی اب آپ سوال کرلیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد غلطی کرنے کے عادی ہیں اور میں معاف کردینے کا عادی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں رولز دیکھ رہا تھا تو on his behalf کے حوالے سے سپیکر کی discretion ہے۔ جناب محمد وارث شاد! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1391 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی سطح پر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***1391: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے کن کن اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے اور کن کن اضلاع میں ابھی تک قیام عمل میں نہیں لایا گیا؟

(ب) جن اضلاع میں قیام عمل میں لایا جاچکا ہے وہاں پر کتنے لاوارث بچے اور بچیاں موجود ہیں اور ان کی تعلیم وتربیت اور تفریح کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) جن اضلاع میں قیام عمل میں لایا جاچکا ہے ان کو گزشتہ تین سالوں میں کتنی رقم فراہم کی گئی مدوار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) جن اضلاع میں ابھی تک قیام عمل میں نہیں لایا گیا حکومت ان اضلاع میں اس کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور اور فیصل آباد جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہیں۔ بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔

مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔ صوبہ کے باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	354
2۔	گوجرانوالہ	102
3۔	فیصل آباد	54
4۔	سیالکوٹ	49
5۔	راولپنڈی	65
6۔	ملتان	49
7۔	بہاولپور	44
8۔	رحیم یار خان	43

درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست کیا گیا ہے اور ان کی جسمانی نشوونما کے لئے صحت مندانہ سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے مثال کے طور پر دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔ بیورو میں مقیم بچوں نے لمز یونیورسٹی میں ہونے والی سپیشل اولمپکس گیمز 2019 اور کراچی میں ہونے والی نیشنل سپیشل اولمپکس گیمز 2018 میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

(ج)

Budget Detail	2015-16	2016-17	2017-18
Salary	128,787,000/-	213,362,000/-	195,540,000/-
Non-Salary	183,051,000/-	182,295,000/-	341,365,000/-
Total	311,838,000/-	395,657,000/-	536,905,000/-

(د) جی، ہاں! پنجاب حکومت مندرجہ ذیل اضلاع میں بیورو کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ پہلے مرحلے میں 13 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے قیام کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں سکیم شامل کی گئی ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سکیم تعمیر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیز-I (قصور، گجرات، حافظ آباد، چکوال، جہلم، وہاڑی، میانوالی، بھکر، پاکپتن، راجن پور، لیّہ، جھنگ، مظفر گڑھ) سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام 19-2018 میں جی ایس نمبر 5410 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

مزید برآں آنے والے سالوں میں باقی ماندہ بارہ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیز-II (ٹک، چنیوٹ، خانیوال، خوشاب، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، شیخوپورہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بہاولنگر) ADP 20-2019 میں شمولیت کے لئے پی اینڈ ڈی میں بھجوادی گئی ہے۔

منظوری و فراہمی مطلوبہ فنڈز کے بعد تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے خوشاب کو سب سے آخر میں رکھا ہے تو میں صرف یہ عرض کروں گا کہ خوشاب کو آخری فیز میں رکھنے کی بجائے کوئی ایسا chance ہے کہ خوشاب کو پہلے فیز میں رکھ لیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں ابھی انہوں نے فرمایا ہے تو ان کے حکم کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ اس کو دیکھیں گے اور اگر وسائل فراہم ہوئے تو یہ ضرور کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1502 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1509 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پتنگ بازی پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

***1509: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں پتنگ بازی پر پابندی کے باوجود لاہور شہر میں ہر اتوار کو پتنگ بازی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 3۔فروری 2019 کو نابھہ روڈ پر کئی لوگ ڈور کی وجہ سے زخمی ہوئے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

صوبہ بھر میں پتنگ بازی پر پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے ہفتہ اور اتوار کے روز ڈویژن ہذا کے تمام زیر سایہ تھانہ جات سے سپیشل ٹیمیں انسداد پتنگ بازی کے حوالے سے آوٹ کی جاتی ہیں اور جو کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جائے اس کے خلاف بمطابق قانون سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

سال رواں میں پتنگ بازی کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 144 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔ پتنگ بازی کے انسداد کے لئے کیبل اور ٹی وی پر اشتہارات کی نشرواشاعت کروائی جارہی ہے گلی کوچوں اور بازاروں میں پمفلٹ اور اشتہارات آویزاں کئے جارہے ہیں اور مساجد میں اعلانات کروائے جارہے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام SDPOs اور SHOs کینٹ ڈویژن لاہور کو دوران میٹنگ ہدایات دی گئی ہیں کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کوئی کسر اُٹھانہ رکھیں جو شخص یا کوئی بچہ پتنگ بازی جیسے جان لیوا کھیل میں پایا جائے تو اس کے خلاف بلاامتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

پتنگ بازی کی بابت ڈویژن ہذا میں رواں سال کے دوران 800 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم کی بابت مسجد ہائے میں اعلانات، مقامی کیبل پر اشتہار و پمفلٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے ہیں۔ تمام وسائل کو بروئے کار لایا جارہا ہے اس معاملہ میں زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

رواں سال کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 549 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور ملزمان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں پتنگیں اور ڈور برآمد کی گئی ہے۔ مزید اس بارے میں تمام SDPO،SHO صاحبان کو پتنگ بازی و پتنگ فروشی کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

صوبہ بھر میں پتنگ بازی پر پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے اتوار کے روز ڈویژن ہذا کے تمام زیر سایہ تھانہ جات سے سپیشل ٹیمیں انسداد پتنگ بازی کے حوالے سے آؤٹ کی جاتی ہیں اور جو کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جاتا ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

نابھہ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

مطابق رپورٹ SDPO پرانی انارکلی سرکل نابھہ روڈ پر پتنگ کی ڈور پھرنے کی کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی درخواست برائے کارروائی موصول ہوئی ہے اس ضمن میں نابھہ روڈ اور اس کے گردونواح سے تصدیق کی گئی ہے ایسا کوئی واقعہ رونما ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

نابھہ روڈ کینٹ ڈویژن میں نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

نابھہ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

نابھہ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

نابھہ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ پتنگ بازی کے معاملے میں ہم zero tolerance کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ کل اتوار تھا اور آج ہم پیر والے دن یہ سوال کر رہے ہیں اور میں لاہور کے حوالے سے یہ پوچھوں گی کہ کیا آپ اس بات سے مطمئن ہیں کہ کل لاہور میں سارا دن پتنگ بازی نہیں ہوتی رہی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ پتنگ بازی پر پابندی کے باوجود کچھ لوگ قانون ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اس وقت سول لائن ڈویژن میں 144 مقدمات، کینٹ ڈویژن میں 1518 مقدمات، ماڈل ٹاؤن میں 800 مقدمات، سٹی ڈویژن میں 549 مقدمات، صدر ڈویژن میں 356 مقدمات، اقبال ٹاؤن میں 473 مقدمات درج ہوئے اور یہ ٹوٹل 3840 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں کہیں بھی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے اُس پر کارروائی کی جاتی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہمارا بھی concern ہے اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں کہیں سے بھی شکایت ملتی ہے وہاں کارروائی کی جائے اور یہ کارروائی ریگولر basis پر کی جائے۔ جیسے محترمہ نے کل کی بات کی تو کل بھی definitely کارروائی ہوئی ہو گی اور مقدمات درج کئے گئے ہوں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے کہ وزیر موصوف نے یہ بات own کی ہے کہ کل لاہور میں سارا دن پتنگ بازی ہوتی رہی۔ میں ضرور نشاندہی کروں گی کہ شالیمار ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، پاک عرب، اسلام پورہ اور مغلپورہ کے اندر کھلے عام پتنگ بازی ہوتی رہی۔ میں نے ضمنی سوال کیا تھا کہ نابھہ روڈ کے اوپر گلے پر ڈور پھرنے سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔

جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب آیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ نابھہ روڈ پر کوئی زخمی نہیں ہوا جبکہ میں نے جب اپنا سوال دیا تو اُس کے اندر اخبار کا نام اور خبر کی کٹنگ موجود تھی تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وہاں پر مقدمہ درج کیوں نہیں کیا گیا جبکہ وہ خبر اخبارات اور ٹی وی کی بھی زینت

بنی تو میں وزیر موصوف سے کہوں گی کہ وہ ایسے واقعات کا بھی نوٹس لیں جو واقعات عوام کے سامنے رونما ہو رہے ہیں، میڈیا اور اخبارات میں رپورٹ بھی ہو رہے ہیں لیکن اُن کے مقدمات درج نہ ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ کارروائی کی جاتی ہے اور اگر کہیں کارروائی نہیں ہوئی تو انشاءاللہ تعالیٰ اُس کا نوٹس لیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ گُلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر1610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب مناظر حسین رانجھا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: تھانہ مرادپور میں ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*1610: **جناب مناظر حسین رانجھا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چھ ماہ میں مورخہ یکم جون 2018 سے22۔ جنوری2019 تک ڈکیتی راہزنی، قتل اور اغواء کی بے شمار وارداتیں ہوئیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران مذکورہ تھانہ میں ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا تمام ملزمان کے نام و پتا کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کتنے ملزمان کو اشتہاری قراد دیا گیا اور کتنے ملزمان کو چالان کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں درج مقدمہ نمبری 695/2018 میں جتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے کوئی بھی گرفتار نہ ہو سکا ہے کیا مذکورہ مقدمہ کے ملزموں کو اشتہاری قرار دے دیا گیا ہے تو مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مقدمہ کے تمام ملزمان کو پکڑنے اور لوٹا ہوا مال برآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں جون 2018 تا 22-جنوری 2019 تک ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے۔ راہزنی کی کل پندرہ وارداتیں ہوئیں جن پر پندرہ مقدمات درج ہوئے۔ قتل کے کل دو مقدمات درج ہوئے اور گیارہ اشخاص اغواء ہوئے جس پر گیارہ مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 49 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ایک کس ملزم کو اشتہاری کروایا گیا۔

(د) مقدمہ نمبری 695/2018 میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے تین کس ملزمان (1) محمد سرور (2) حبیب (3) حنیف کو مقدمہ ہذا میں گرفتار کیا گیا جبکہ بقایا ملزمان میں (1) سلیمان (2) بابر حسین (3) یٰسین (4) آصف (5) سعید اللہ بٹ (6) سرفراز (7) عثمان علی شامل ہیں جو پس و پیش ہیں۔

(ہ) مقدمہ نمبری 695/2018 میں گرفتار ملزمان سے طلائی زیورات اور ایک مزدا برآمد کیا جا چکا ہے اور بقایا پس و پیش ملزمان کی گرفتاری کا تحرک جاری ہے۔ انشاء اللہ بقیہ ملزمان پس و پیش کو جلد از جلد گرفتار کر کے بقیہ مال مسروقہ بھی برآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سوال کے جواب کے جز (د) میں جس مقدمہ کا ذکر کیا گیا ہے اور اس مقدمہ میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے تین ملزمان کے نام یہاں پر موجود ہیں اور جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان ملزمان کو arrest بھی کیا گیا ہے جبکہ باقی ملزمان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ وہ پس وپیش ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس مقدمہ کو درج ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اور ملزمان پس وپیش ہیں اس سے کیا مراد ہے اور ایف آئی آر میں جو دو لوگ نامزد کئے گئے تھے میں اُن کے نام بھی جاننا چاہوں گی اور یہ بھی جاننا چاہوں گی کہ اُن کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مقدمہ نمبر 2018/695 میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ہے ان میں سے سات کس ملزمان محمد سرور، حبیب، حنیف، خالد، یاسین، عبدالرؤف اور بہادر علی کو مقدمہ ہذا میں گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ بقیہ ملزمان سرفراز، عثمان علی، عاف عرف بٹ، بوٹا عرف جہاز اور آصف اوڈھ کو مقدمہ ہذا میں اشتہاری کروا دیا گیا ہے۔ یہ گرفتار نہیں ہوئے تھے اور یہ گرفتاری دینے میں پس وپیش کر رہے تھے۔ ان کو باقاعدہ عدالتی کارروائی کے ذریعے اشتہاری کروا دیا گیا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں نے کارروائی کا بھی پوچھا تھا کہ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل لائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وزیر قانون نے بتا دیا ہے کہ انہیں اشتہاری کروا دیا گیا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو بتایا ہے وہ تو ہم سب نے سن لیا ہے لیکن جو دو اشخاص ایف آئی آر میں نامزد کئے گئے تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ ان کا ذکر یہاں پر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو پس وپیش کہا ہے تو اس کی بھی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ ایک سال میں کدھر گئے کیا ان کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا ہے۔ وہ لوگ ایک سال سے غائب ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال بھی کر لیتی ہوں تاکہ وزیر قانون اکٹھا جواب دے دیں۔ جز(د) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گرفتار ملزمان سے طلائی زیورات اور ایک مزدا برآمد کیا گیا ہے جبکہ ایف آئی آر میں مزدا کا کوئی ذکر نہیں ہے اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ طلائی زیورات 49 تولہ اور 6 لاکھ روپے نقدی تھی۔ یہاں 6 لاکھ نقدی کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں مزدا کا ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ مال مسروقہ کے لئے بھی انشاء اللہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہمیں ساری باتیں اللہ کی رضا پر چھوڑنی ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ کوشش بھی کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہو گی کہ جو ظلم کیا گیا ہے اس رات بچی کی شادی تھی، اس کے جہیز کا زیور تھا، گھر میں مہمان موجود تھے جس وقت واردات کی گئی ملزمان کے چہرے بھی جانے پہچانے تھے جن دو لوگوں کا میں ذکر کر رہی ہوں ان کے چہرے بھی شناخت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔ محترمہ کنول پرویز چودھری آپ بھی بات کر لیں تاکہ اکٹھا جواب آ جائے۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے جو ایف آئی آر پڑھی ہے اس میں 49 تولہ زیور اور 6 لاکھ روپیہ کا ذکر ہے لیکن جب برآمدگی ان لوگوں سے کی گئی ہے جنہیں ہم نے نامزد نہیں کیا لیکن جب برآمدگی کی تو صرف ایک تولہ کی بالیاں تھیں جو مدعی کو دی گئیں کہ آپ یہ لے لیں جبکہ اس کا concern ایک تولہ کی بالیوں سے نہیں تھا۔ اس کا 49 تولہ زیور اور 6 لاکھ روپیہ نقدی تھی۔ میرا بھی یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ نامزد کئے گئے ہیں ان کو گرفتار کیا گیا ہے اور جو گرفتار نہیں ہوئے ان کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ ان کو اشتہاری قرار دلوایا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جو اشتہاری قرار دیا جاتا ہے تو اس کی جائیداد کو بھی ضبط کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کارروائی ہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ انہوں نے برآمدگی کا ذکر کیا ہے۔ محترمہ نے پہلے مزدا کے متعلق کہا ہے کہ اس کا ذکر ایف آئی آر میں نہیں ہے۔ جب چوروں کا کوئی گروہ پکڑا جاتا ہے تو شاید مزدا کسی اور ڈکیتی کا ان کے پاس ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان سے صرف وہی برآمدگی ہو جو اس ایف آئی آر میں درج ہے۔ ان سے اور چوریاں بھی برآمد ہو سکتی ہیں۔ وہ مزدا شاید کسی دوسری چوری کا ہے جو ان سے برآمد کیا گیا ہے۔ محترمہ نے جیسے طلائی زیورات اور نقدی کا ذکر کیا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ برآمد کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ابھی دو ملزمان بقایا ہیں ہماری کوشش یہ ہو گی کہ ایف آئی آر میں جو مال مسروقہ بیان کیا گیا ہے اس کو مکمل برآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!سیالکوٹ کا یہ واقعہ بہت بڑا ہے۔ آپ ڈی پی او سیالکوٹ اور آر پی او گوجرانوالہ جو اس وقت وہاں ہیں ان کو خاص طور پر ہدایت کریں کہ یہ ایک سال پرانا کیس ہے اس پر توجہ دیں۔ اس پر فوری ایکشن ہونا چاہئے۔ شاید اب وہاں کوئی نئے ڈی پی او بھی آ گئے ہیں یا جو بھی ہیں ان کو خصوصی طور پر ٹارگٹ دیں کہ اس کیس کو ایک سال ہو گیا ہے آپ نے اس پر کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میرے خیال میں آپ کا فرمانا بالکل درست ہے۔ میں نے جس طرح گزارش کی ہے کہ ملزمان کو اشتہاری کرایا گیا ہے 87،88 کی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پولیس ان کے پیچھے ہے۔ آپ کے احکامات کے مطابق پھر رپورٹ لی جائے گی اور انہیں ہدایت کی جائے گی کہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے مزید سختی کے ساتھ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!تشریف رکھیں۔ وزیر قانون نے on the floor of the House بات کی ہے۔ میں نے بھی ان کو کہا ہے کہ ایک سال ہو گیا ہے بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے اور پولیس والے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اگلا سوال نمبر 1660 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1681 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی request

آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1855 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1855: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرک لاہور پر کل کتنی مالیت کے کتنے سی سی ٹی وی کیمرے لگائے گئے؟

(ب) مذکورہ سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کے لئے حکومت نے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا نیز کس کمپنی کو کیمرے لگانے کا ٹھیکہ کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(ج) ان سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ اور کنٹرول روم کہاں پر بنایا گیا ہے؟

(د) مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرگ لاہور پر لگائے گئے سی سی ٹی وی کیمروں کا سارا انتظام و کنٹرول کس اتھارٹی کے پاس ہو گا نیز یہ کیمرے لگانے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹیز ایکٹ سال 2016 کے تحت لاہور شہر کو محفوظ اور پر امن بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی زیرِ نگرانی پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز، (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا۔ اس منصوبہ کے تحت لاہور شہر میں زائد از 7464 کیمرہ جات بشمول مال روڈ، ایم ایم عالم روڈ گلبرگ نصب کئے جا چکے ہیں۔ جن میں مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرگ پر لگائے گئے کیمرہ جات کی تعداد تقریباً 325 ہے۔ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی کل مالیت تقریباً 17520 ملین روپے ہے جس میں مذکورہ بالا جگہ پر لگائے جانے والے کیمروں کی مالیت بھی شامل ہے۔

(ب) سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے جانے والے کیمروں اور دیگر تنصیبات کی خریداری کے لئے مختلف قومی اور بین الاقوامی اخبارات (بشمول انگریزی و اردو) میں اشتہار بمطابق پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 شائع ہوئے اور بعد از تکمیل قانونی قواعد و ضوابط سب سے کم بولی دینے والی کمپنی (ہواوے) کے ساتھ معاہدہ کیا گیا جو کہ اپنی مقررہ مدت پر شروع ہو کر پایۂ تکمیل کے قریب ہے۔

(ج) مندرجہ بالا قانون کے تحت لگائے جانے والے کیمروں کا کنٹرول روم پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز (PPIC3) لاہور قربان لائنز لاہور میں واقع ہے۔ مستند اور تربیت یافتہ عملہ نصب شدہ کیمرہ جات کے ذریعے چوبیس گھنٹے لاہور شہر کی مانیٹرنگ اور ریکارڈنگ کر رہا ہے۔

(د) مال روڈ، ایم ایم عالم روڈ گلبرگ اور اس کے علاوہ لاہور شہر میں لگائے جانے والے دیگر کیمروں کا سارا انتظام اور کنٹرول پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے پاس ہے جس کی منظوری پنجاب حکومت نے سال 2016 میں بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 کے تحت دی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم ایم عالم روڈ اور مال روڈ پر جو کیمرے لگے ہوئے ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس کل تعداد موجود ہے۔ میں یہ ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں اس میں کافی تفصیل ہے کہ کس جگہ پر کون سا کیمرہ ہے اور کب سے لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے رولز کا حوالہ دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہواوے کمپنی نے lowest rate دیا تھا جسے یہ ٹینڈر دیا گیا۔ یہ کمپنی ملکی ہے یا غیر ملکی اور کیا کیمروں کو صحیح کرنے کے لئے مدت کا ذکر معاہدہ میں ہے کہ اگر کوئی کیمرہ

خراب ہو جائے تو وہ کتنی مدت میں ٹھیک کر دیں گے اور اگر یہ کمپنی غیر ملکی ہے تو کیا ان کا کوئی آفس یہاں پر موجود ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لاہور میں سیف سٹی پراجیکٹ کا ٹھیکہ ہواوے کمپنی کو دیا گیا تھا۔ یہ چائنیز کمپنی ہے اس کی باقاعدہ international tendering ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ کیمروں کی specification ٹینڈر میں دی گئی تھیں اور انہی کے مطابق کیمرے لگائے گئے تھے۔ اس کے بعد ان کے ساتھ کئے گئے معاہدے میں یہ بات شامل تھی کہ اگر کوئی کیمرہ ان کے contract period کے دوران خراب ہو گا تو انہوں نے اسے دوبارہ ٹھیک کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سیف سٹی پراجیکٹ کی کارکردگی ہے انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی جہاں کیمرہ خراب ہوتا ہے اس کو بدل دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے دو ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آپ کے ہوتے ہوئے تو ہمیں وقت مل جاتا ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہاؤس میں آئیں۔ یہ روز بل لے کر آئیں اور آپ روز ہاؤس میں آئیں۔ ہمیں بلوں کی برکت سے آپ کا دیدار ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں فاضل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہواوے کمپنی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے، کیا ان کو ٹینڈر کی تمام رقم ادا کر دی گئی ہے یا کچھ بقایا ہے اور معاہدے میں کیمرے کی گارنٹی کتنی ہے؟

جناب سپیکر: یہ معاہدہ کافی پہلے کا ہوا ہوا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ یہ کنٹریکٹ موجودہ گورنمنٹ کے دور میں نہیں بلکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ میں ہوا تھا اور اس کنٹریکٹ میں ساری چیزیں شامل ہیں کہ جو کیمرہ خراب ہو اُس کو ٹھیک کیا جائے۔ سابقہ گورنمنٹ کی طرف سے کئے جانے والے کنٹریکٹ سے موجودہ گورنمنٹ مطمئن نہیں تھی اس لئے ہمارا اُن کے ساتھ payments کا جھگڑا ابھی چل رہا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے کنٹریکٹ کو extend کر دیا جائے لیکن فی الحال ہم نے کنٹریکٹ extend کرنے کا فیصلہ نہیں کیا البتہ کنٹریکٹ کے مطابق 100 فیصد ہم کام کروا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اضافی payment نہیں کی جائے گی۔ اُن کے ساتھ ہمارا معاملہ چل رہا ہے جس پر ابھی حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بچوں سے زیادتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1906: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر پالیسی اور سپیشل فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے پانچ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انوسٹی گیشن ضلع لاہور۔

ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک کے عرصہ میں لاہور میں 31 مقدمات زیر دفعہ (377ت پ) درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 تک کینٹ ڈویژن میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک ڈویژن ہذا میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے 9 واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے ٹوٹل چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک بچوں کے ساتھ زیادتی کے 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

بروئے رپورٹ جملہ SDPO صاحبان اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔

ان مقدمات میں سے دو مقدمات میں ملزم گرفتار ہو کر چالان ہوگئے ہیں جبکہ تین مقدمات کی اخراج رپورٹ مرتب ہوئی۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انوسٹی گیشن ضلع لاہور۔

درج شدہ مقدمات میں سے بائیس مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے گئے جبکہ بقایا 9 مقدمات میں وقوعہ جات جھوٹے اور بے بنیاد ہونے پر رپورٹ اخراج مرتب کی گئی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

کینٹ ڈویژن میں پندرہ مقدمات کے چالان کر کے عدالت میں بھجوائے گئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

تمام مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت میں جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک چار مقدمات درج ہوئے اور چار مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

درج مقدمات میں بیس چالان، دو خارج جبکہ ایک مقدمہ عدم پتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ان چار مقدمات میں سے ایک مقدمہ چالان عدالت ہو چکا ہے، دو مقدمات خارج ہوئے جبکہ ایک مقدمہ تاحال زیر تفتیش ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انویسٹی گیشن ضلع لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئے ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔ بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جارہے ہیں، تمام SDPOs اور SHOs کینٹ ڈویژن لاہور کو اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے خصوصی ہدایات دی گئیں ہیں۔ اگر کوئی اس طرح کے وقوعہ میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔ بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات میں ملوث تمام ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

جملہ SDPO/SHO صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے تمام تر دستیاب وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عملدرآمد کیا جائے۔ عوام الناس میں آگاہی کے لئے لیکچر اور بینرز وغیرہ کا بندوبست کیا جائے نیز اس سلسلہ میں اپنے علاقہ میں کڑی نگرانی جاری رکھی جائے اور ایسے کسی بھی فعل میں ملوث افراد کے خلاف بلا تفریق قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف اور ب) کے جوابات سے متعلق ہے۔ جز (الف) کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 تک کینٹ ڈویژن لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جبکہ جز (ب) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ کینٹ ڈویژن میں پندرہ مقدمات کے چالان کر کے عدالت میں بھجوائے گئے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی آٹھ مقدمات کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں latest position عرض کر دیتا ہوں کہ لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل مقدمات 31 درج ہوئے جن میں سے بائیس کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیج دیئے گئے ہیں جبکہ گیارہ مقدمات under process ہیں جن کی ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی۔ جیسے ہی تفتیش مکمل ہو گی تو اس پر فیصلہ کر لیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے specific کینٹ ڈویژن لاہور کے متعلق سوال کیا ہے۔ انہوں نے overall mention کیا ہے لیکن کینٹ ڈویژن میں یہ mention نہیں کیا کہ باقی آٹھ مقدمات کا کیا ہوا ہے لہٰذا مجھے ان آٹھ مقدمات کے بارے میں بتایا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ یہ مقدمات زیر تفتیش ہیں اور تفتیش مکمل ہونے پر چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ آپ کی اور معزز ہاؤس کی توجہ اپنے سوال کے جز (ج) کی طرف دلانا چاہتی ہوں کیونکہ یہ بڑا important issue ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ:

"کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر پالیسی اور سپیشل فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟"

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ پیش کیا گیا کہ:

"بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔"

جناب سپیکر! آپ ہی فیصلہ کر لیں کہ محکمے کا جواب میرے سوال سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں اور کیا اس ہاؤس کے ساتھ یہ مذاق نہیں ہے؟ آٹھ ماہ کے عرصے میں 100 کے لگ بھگ بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات پیش آئے ہیں جس کے اعداد و شمار محکمے کے جواب میں بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جواب میں محکمہ یہ بھی بیان کر رہا ہے کہ:

"واقعات کی روک تھام کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ لوگوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔"

جناب سپیکر! یہی بتا دیا جائے کہ سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں افسوس کا اظہار اُس وقت کرنا چاہئے تھا جب گورنمنٹ اس پر کارروائی نہ کر رہی ہو۔ اگر گورنمنٹ کارروائی کر رہی ہے تو اس پر افسوس کا اظہار نہیں بلکہ متعلقہ لوگوں کو appreciate کرنا چاہئے کیونکہ بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات میں جتنی کارروائی موجودہ حکومت نے کی ہے شاید ہی اس سے پہلے ہوئی ہو۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے نوٹس میں ہے کہ حال ہی میں قصور کو پہلی دفعہ کروڑوں روپے لگا کر سیف سٹی پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ سب سے زیادہ واقعات قصور میں ہو رہے تھے۔اس کے علاوہ جہاں کہیں سے بھی شکایت ملتی ہے وہاں پر کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں تناسب محترمہ کو پیش کر دوں گا لیکن میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ بعض اوقات ہمارے ممبران صرف اخباری خبر کی بنیاد پر اپنا سوال کر دیتے ہیں جو بعض اوقات خبر درست ثابت نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کے نوٹس میں کوئی specific واقعہ ہے جس پر گورنمنٹ کے نوٹس میں ہونے کے باوجود گورنمنٹ نے کارروائی نہ کی ہو تو یہ بتائیں ہم اُس پر کارروائی کریں گے لیکن اجتماعی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ جتنا سختی کے ساتھ ان معاملات سے نمٹا جا رہا ہے شاید ہی ان واقعات پر پہلے کارروائی کی گئی ہو۔

جناب سپیکر: جی، اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پولیس سٹیشن کے اندر
خواتین کے لئے وومن ڈیسک قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

2095*: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر کے تمام پولیس سٹیشن کے اندر خواتین سائلین کے لئے وومن ڈیسک قائم کرنے کا کوئی منصوبہ موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے تھانوں میں وومن ڈیسک قائم ہیں؟

(ج) حکومت بقیہ تھانوں میں کب تک وومن ڈیسک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک پر خواتین کی شکایات سننے کے لئے ایک خاتون PSA/SSA تعینات ہے جو کہ خواتین سائلین کی ہر طرح سے مدد کر رہی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک موجود ہیں جہاں پر مرد / خواتین PSA/SSA ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات کے فرنٹ ڈیسک پر خواتین PAS/SSA ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال صوبہ بھر میں پولیس سٹیشن میں خواتین ڈیسک کے قیام سے متعلق تھا۔ محکمہ کے جواب کے مطابق صوبہ کے ہر پولیس سٹیشن میں خواتین ڈیسک قائم ہو چکے ہیں جبکہ میں چیلنج سے کہتی ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کے دَور میں خواتین کی empowerment کے لئے ایک اچھا اقدام تھا کہ پولیس سٹیشن میں خواتین کے ڈیسک قائم کر دیئے جائیں تاکہ ایک دوستانہ ماحول میں خواتین بہتر طور پر communicate کر سکیں لیکن تب بھی یہ پراجیکٹ پورا نہیں ہوا تھا اور تقریباً 600 کے لگ بھگ پولیس سٹیشنز میں خواتین ڈیسک قائم ہو چکے تھے اور بقایا پر کام جاری تھا۔ جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے تو میری انفارمیشن کے مطابق خواتین کے ڈیسک قائم نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: جو ڈیسک پہلے قائم ہوئے تھے وہ بھی دیکھ لیں کہ اُن کا کیا حشر ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہی کرنے لگا تھا کہ کاش میاں محمد شہباز شریف تمام خواتین ڈیسک قائم کر جاتے تو آپ کو سوال کرنے کی نوبت ہی پیش نہ آتی۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تمام اربن پولیس سٹیشنز میں خواتین ڈیسک موجود ہیں اور رورل پولیس سٹیشنز میں ایک خاتون اہلکار مقرر ہے۔ آپ نے یہ چیلنج کیا ہے لہٰذا بے شک یہ دیکھ لیں۔ اگر ہمارا جواب غلط ثابت ہو تو تحریک استحقاق لے آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں پوری گارنٹی سے کہتی ہوں اور دوبارہ چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ لاہور کے ٹوٹل 83 پولیس سٹیشنز میں اگر خواتین ڈیسک موجود ہوں تو میں معذرت کروں گی ورنہ میں تحریک استحقاق ضرور لے کر آؤں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اُس وقت پورے ہو گئے تھے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ایک شروع ہونے والے پراجیکٹ پر بہتر طریقے سے کام ہو رہا تھا تو نئی گورنمنٹ کو آگے لے کر جانا چاہئے تھا یا الزام تراشی کرنی چاہئے تھی؟

جناب سپیکر: کیا انہوں نے 2014 میں یہ شروع کئے تھے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، 2014 میں شروع کئے تھے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد تین سال حکومت رہی ہے تو تین سال میں کتنے مکمل ہوئے تھے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر 700 سے 800 ڈیسک قائم ہو چکے تھے تو اب سارے مکمل ہو جانے چاہئیں تھے۔

جناب سپیکر: جتنے ڈیسک پہلے مکمل ہوئے ہیں کیا وہ شہر میں کام کر رہے ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ان کو ختم کر دیا جائے؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ سے ویسے پوچھ رہا ہوں کہ کبھی چیک کیا ہے کہ جو ڈیسک موجود ہیں وہ کام کر رہے ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پہلے سے جو خواتین ڈیسک موجود ہیں وہ بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں عرض کرناچاہتاہوں کہ محترمہ کی معلومات کاعالم یہ ہے کہ وہ فرمارہی ہیں کہ800 پولیس سٹیشنز پرڈیسک قائم ہوچکے ہیں جبکہ ہمارے800 پولیس سٹیشنزہی نہیں ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!میری انفارمیشن بھی اور وزیر قانون کی انفارمیشن بھی درست ہو جائے گی کیونکہ انہوں نے یہ جواب ہاؤس میں دیاہے اور ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ چیک کروالیتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!انہوں نے غلط جواب دیاہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جواب غلط نہیں ہے۔ آپ بھی یہ چیک کروالیں اور وزیر قانون بھی چیک کروالیتے ہیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں اور یہ بھی آپ کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری requestہو گی کہ پچھلے سوال کوpending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہpending نہیں ہو سکتا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!میری انفارمیشن بھی درست ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ تھانے گن کرلائیں تو میں چیک کروادوں گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلاسوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!سوال نمبر 2096 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

لاہور شہر میں تھانوں کی تعداد نیز شالیمار تھانہ
کو پرانی بلڈنگ سے کسی دوسری بلڈنگ میں منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2096: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے پولیس سٹیشن ہیں؟

(ب) کتنے پولیس سٹیشنوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے؟

(ج) کیا حکومت شالیمار تھانہ کو پرانی بوسیدہ بلڈنگ سے کسی دوسری بلڈنگ میں شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) شہر لاہور میں کل 83 تھانہ جات ہیں:

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں کل 13 تھانہ جات ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں دس تھانہ جات ہیں۔ جن میں دو بلڈنگز سرکاری ہیں جہاں پر تھانہ مسلم ٹاؤن اور تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور ہیں جو کہ ماڈل پولیس سٹیشن ہیں باقی پانچ بلڈنگ تھانہ سمن آباد، ملت پارک، سانده، گلشن راوی، گلشن اقبال کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہیں۔ جبکہ باقی تین بلڈنگ شیرا کوٹ، نواں کوٹ، وحدت کالونی دوسری بلڈنگ میں قائم ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

کینٹ میں 16 پولیس سٹیشنز ہیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں کل دس پولیس سٹیشن ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں کل 12 تھانہ جات ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں کل 22 تھانہ جات ہیں۔

(ب) مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

تھانہ چوہنگ 1838 کا قائم شدہ ہے جس کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے جبکہ نئی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

درست حالت میں ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

تھانہ شالیمار، تھانہ گجرپورہ، تھانہ مغلپورہ کی بلڈنگ خستہ حال ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

تھانہ لیاقت آباد کی بلڈنگ ایل ڈی اے کے کوارٹرز میں ہے۔ جو خستہ حالت میں ہے۔ تاہم تھانہ ہذا کی بلڈنگ کے لئے اوبلاک ماڈل ٹاؤن میں ایک پلاٹ خرید ا گیا ہے۔ جس کی بابت عدالت ہذا میں کیس زیر سماعت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا کے تھانہ شاد باغ ، تھانہ لاری اڈا ، تھانہ شاہدرہ ٹاؤن ، تھانہ بھاٹی گیٹ، تھانہ اسلام پورہ اور تھانہ شفیق آباد خستہ حالت ہیں۔

(ج) مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

شالیمار تھانہ کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ ایک پلاٹ نمبر 437 کھیوٹ نمبر 307 اور کھتونی نمبر 1138 جس کا رقبہ دو کنال اُنیس مرلہ ہے جو محکمہ واسا کی ملکیت تھی۔ یہ پلاٹ مسجد مائی گھمن روڈ پر موجود ہے اور کسی کے استعمال میں نہ ہے۔ مندرجہ بالا پلاٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نام کروا کر تھانہ شالیمار تعمیر کروایا جائے گا۔ یہ

پلاٹ تھانہ کی تعمیر کے لئے کافی اور بہترین ہے۔ قبل ازیں بھی تھانہ کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں متعدد بار تحرک کیا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال لاہور میں پولیس سٹیشنز کی خستہ حال بلڈنگز کے متعلق ہے جس کی پوری تفصیل میرے پاس آ گئی ہے۔ میرا دو پولیس سٹیشنز پر ضمنی سوال ہے۔ لیاقت آباد پولیس سٹیشن کے متعلق جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایل ڈی اے کے کوارٹرز میں قائم ہے تو اس کی بلڈنگ کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے کیونکہ اگر کوئی سائل وہاں جاتا ہے تو اس کے بیٹھنے کے لئے بھی proper جگہ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے ایک پلاٹ خرید اگیا ہے جو کہ I think متنازعہ تھا جس کے متعلق court کی کوئی کارروائی چل رہی ہے تو اس حوالے سے میری as a citizen humble submission یہ ہے کہ اس matter کو جتنا جلدی ہو سکے دیکھا جائے کیونکہ اگر یہاں سے کوئی بھی شخص جا کر اس پولیس سٹیشن کی حالت دیکھ لے تو اس کی حالت انتہائی بُری ہے---

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، محترمہ! آپ کا ضمنی سوال آ گیا ہے لیکن ضمنی سوال اس طرح نہیں ہوتا---

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال آ گے ہے---

جناب سپیکر: چلیں، بہر حال آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔ جی، وزیر قانون! اسے دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن اس حوالے سے جہاں خستہ عمارتیں ہیں تو ہمارا تمام پولیس سٹیشنوں کو اپ گریڈ اور repair کرنے کا ایک phased programme ہے جس طرح محترمہ نے فرمایا تو

انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ اس پروگرام میں ان کا متعلقہ پولیس سٹیشن بھی شامل ہو جائے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال شالیمار تھانے سے متعلق ہے کیونکہ اگر تحریری جواب کو دیکھ لیں تو اس میں کہا گیا ہے کہ شالیمار تھانے کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ ایک پلاٹ نمبرso and so واقع so and so جو محکمہ واسا کی ملکیت تھی sir actually جس پلاٹ کا ذکر انہوں نے کیا ہے کہ وہاں تھانہ منتقل کر دیا جائے یا وہاں پر بنا دیا جائے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ میں نے تھانہ شالیمار بلڈنگ کے متعلق تشویش کا اظہار کیا کیونکہ وہ میرے گھر سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور وہاں پر کسی خاتون کا جانا ہی بڑا عجیب لگتا ہے کیونکہ وہاں جو حالات ہیں اور اس چھوٹی سی جگہ پر معاملات چل رہے ہیں لیکن دیا گیا جواب بڑا confusing ہے تو میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب اس کا کچھ بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جواب میں جو بتایا گیا ہے کہ وہ ایک alternate پلاٹ سے متعلق بات کی تھی کہ ہم غور کر رہے ہیں کہ اس پلاٹ پر اس تھانہ کو شفٹ کر سکتے ہیں۔ اس وقت یہ تھانہ کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے جس کے لئے ہم نے رنگ روڈ کے ساتھ متبادل جگہ لے لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد کام شروع ہو گا جہاں اس تھانہ کو منتقل کر دیا جائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جس پلاٹ کا ذکر کیا گیا ہے تو کیا یہی جگہ لی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!رنگ روڈ کے نزدیک جگہ ہے جو اس تھانے کے لئے لی گئی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!کب تک اس تھانہ کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں نے یہ گزارش کی ہے کہ تھانہ کے لئے جگہ لے رہے ہیں جس کے بعد باقاعدہ اس کو بجٹ میں ڈالا جائے گا اور فنڈز کی فراہمی پر انشاءاللہ تعالیٰ کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کو پتا ہے کہ تھانہ کو کتنی مشکل سے پلاٹ ملتا ہے۔ پچھلے دس سال میں نہیں ملا تو ابھی دس مہینے مزید انتظار کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک شعر عرض کروں گی:۔

جو بیت گیا اسے بھول جائیں
جو آج ہے اسے یاد رکھ

جناب سپیکر: اسی لئے دس مہینے کہا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں فیروز پور روڈ، مزنگ روڈ، جیل روڈ اور مال روڈ پر گاڑیوں کی حد رفتار سے متعلقہ تفصیلات

*1502: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں فیروز پور روڈ، مزنگ روڈ، جیل روڈ اور مال روڈ پر گاڑیوں کی حد رفتار کیا ہے؟

(ب) ہیوی ٹریفک کے لئے حد رفتار کیا ہے اور لائٹ گاڑیوں کی حد رفتار کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام شاہراؤں پر تمام گاڑیوں کی حد رفتار میں کمی کی گئی ہے جس کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کا دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹریفک کے دباؤ کے پیش نظر مذکورہ روڈز پر حد رفتار بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مذکورہ روڈز پر گاڑیوں کی حد رفتار 40 کلو میٹر فی گھنٹہ جبکہ لائٹ گاڑیوں کی رفتار 60 کلو میٹر فی گھنٹہ مقرر ہے۔

(ب) ہیوی گاڑیوں کی حد رفتار 40 کلو میٹر فی گھنٹہ جبکہ لائٹ گاڑیوں کی رفتار 60 کلو میٹر فی گھنٹہ مقرر ہے۔

(ج) نہیں، سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے متذکرہ شاہراؤں پر گاڑیوں کی رفتار میں کوئی کمی بیشی نہ کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے۔ صرف Peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے، مزید یہ کہ احتجاج، ریلیوں اور مظاہروں کی وجہ سے بھی ٹریفک کے بہاؤ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ سال 2018 میں لاہور میں کل 1371 مظاہرے ہوئے اور ریلیاں نکالی گئیں اور ان مظاہروں اور ریلیوں کی Per day تعداد

چار بجتی ہے۔ مال روڈ پر ایک گھنٹے میں تقریباً13,500 گاڑیاں گزرتی ہیں۔ چار گھنٹے بھی احتجاج رہے تو52,000 گاڑیوں کو متبادل روٹس سے گزارا جاتا ہے جس کی وجہ وہ متبادل روٹس اپنی روٹین کی گاڑیوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ ان گاڑیوں کو بھی سنبھالتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں دباؤ آجاتا ہے۔ بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہوجانے یا سڑک پر سیوریج یا بارش کا پانی کھڑا ہونے کی بدولت ٹریفک کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کا سٹاف فوری ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتا ہے۔ لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے جو اس وقت 11.5 ملین تک پہنچ چکی ہے جو کہ آبادی کے لحاظ سے دنیا کے 122 ملکوں سے بڑا ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی بدولت گاڑیوں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ اس وقت لاہور شہر میں 5.8 ملین گاڑیاں رجسٹرڈ ہیں جبکہ سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاؤ کو برقرار رکھتی ہے۔

ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ(www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن 1915 بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک ریڈیو چینل(FM88.6) بھی گاہے بگاہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ایپلی کیشن "Rasta" بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کرسکتے ہیں۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے سٹی ٹریفک پولیس لاہور ان شاہراؤں پر سپیڈ میں کمی بیشی کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب ایمرجنسی سروس کے ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1660: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کے سنٹرز کہاں کہاں پر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کا دائرہ کار تحصیل لیول تک بڑھا دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 2009-10-14 کے مطابق پنجاب ایمرجنسی سروس کے تمام ملازمین جو اس وقت سروس میں موجود تھے کو مستقل کر دیا گیا تھا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے بعد سروس میں آنے والے پنجاب ایمرجنسی سروس کے تمام ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کے چار سٹیشنز قائم ہیں

1) سنٹرل ریسکیو سٹیشن گوندلانوالہ چوک۔
2) ریسکیو سٹیشن پنڈی بائی پاس۔
3) ریسکیو سٹیشن سیالکوٹ بائی پاس
4) ریسکیو سٹیشن چن دا قلعہ بائی پاس

(ب) گوجرانوالہ ریجن میں تینوں تحصیل میں ریسکیو سروس مہیا کر دی گئی ہے۔

1) تحصیل ریسکیو سٹیشن کامونکی۔
2) تحصیل ریسکیو سٹیشن وزیر آباد
3) تحصیل ریسکیو سٹیشن نوشہرہ ورکاں

(ج) جی، ہاں! صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 14.10.2009 کے مطابق ریسکیو 1122 کے ملازمین کو جو کہ اُس وقت موجود تھے مستقل کر دیا گیا ہے۔

(د) حکومت مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے بعد سروس اس کے بعد آنے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں کام جاری ہے۔

ضلع وہاڑی میں ڈرائیونگ لائسنس
بنانے کی تعداد و ایام اور طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2235: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس بنانے کا کیا طریق کار ہے کیا ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے لئے کوئی ایام مقرر ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس بنانے کی کوئی تعداد مقرر ہے اور کیا صوبہ بھر کے تمام ضلع میں وہ تعداد یکساں ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع وہاڑی میں کون سے دن مقرر ہیں اور ڈرائیونگ لائسنس بنانے کی تعداد کتنی مقرر ہے؟

(د) کیا قانوناً تعداد اور ایام مقرر کرنا درست ہے یا پھر یہ لائسنس حاصل کرنے کا طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار طے شدہ ہے۔ جو کہ موٹر وہیکل رول نمبر 19 آف موٹر وہیکل رولز 1969 کے تحت امیدوار کو چھ ماہ کے لئے لرنر پرمٹ جاری کیا جاتا ہے تاہم وہ 42 دن بعد دفعہ 7 آف موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے تحت ڈرائیونگ ٹیسٹ پروسیجر میں شامل ہو سکتا ہے اور ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد ریگولر لائسنس حاصل کر سکتا ہے۔

عوام الناس کی سہولت کے لئے مختلف کیٹیگری کے کمرشل اور نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے لئے مختلف ڈرائیونگ ٹیسٹ ایام مقرر کئے گئے ہیں جن کا شیڈول لرنر پرمٹ پر درج ہوتا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کی کوئی تعداد مقرر نہ کی گئی ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں ایک ماہ میں ٹوٹل بارہ ٹیسٹنگ ایام مقرر ہیں جن میں سے چھ کمرشل اور چھ نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ ایام ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

موٹر سائیکل، موٹر کار چھ ٹیسٹ ہر منگل اور مہینہ کے پہلے اور آخری بدھ کو LTV، پانچ ٹیسٹ ہر جمعرات اور دوسرے بدھ کو HTV، ایک ٹیسٹ مہینہ کے تیسرے بدھ کو

(د) قانونی طور پر ڈرائیونگ ٹیسٹ کا طریق کار موٹر وہیکل آرڈیننس کے تیسرے شیڈول میں درج ہے جو لائسنس امیدوار ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کر لیتا ہے اس کو لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے۔ انتظامی بنیادوں پر ہر ضلع کی آبادی، موٹر وہیکل ایگزامیز اور ڈی ایس پی ٹریفک (لائسنسنگ اتھارٹی) کی دیگر سرکاری مصروفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور عوام الناس کو پریشانی سے بچانے کے لئے مختلف اضلاع میں ڈرائیونگ ٹیسٹ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔

صوبہ بھر میں پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے بھرتی انسپکٹرز کی تعداد اور پروموشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2434: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے انسپکٹر PPSC کے بھرتی کردہ ہیں؟

(ب) PPSC کے بھرتی کردہ انسپکٹر کی تعیناتی کی تفصیل ڈویژن وار فراہم فرمائیں؟

(ج) PPSC کے بھرتی کردہ انسپکٹر کی پروموشن کا طریق کار اور معیار بتائیں؟

(د) PPSC کے بھرتی کردہ کتنے انسپکٹر پروموٹ ہو چکے ہیں اور کتنے کی پروموشن due ہے؟

(ہ) جن کی پروموشن due ہے ان کی DPC کب تک متوقع ہے نیز ان کی پروموشن کب تک ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انسپکٹر کی تین دفعہ بھرتی کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1993	=	66
1995	=	34
1998	=	291

(ب) انسپکٹرز کی تعیناتی کی ڈویژن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ملتان	01	فیصل آباد	01	لاہور	03
ساہیوال	04	راولپنڈی	01	ڈی جی خان	01
بہاولپور	01	سی ٹی ڈی	02	پی سی	01

(ج) انسپکٹرز کی ڈی ایس پی کے عہدہ پر پروموشن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سروس رولز 2008اور صوبائی پروموشن پالیسی 2010 کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) PPSCکے ذریعے 1993اور1995میں بھرتی ہونے والے بیشتر انسپکٹرز اب ایس پی کے عہدہ پر ترقی پا چکے ہیں اس طرح 1998 میں بھرتی ہونے والے زیادہ تر انسپکٹر اس وقت ڈی ایس پی پروموٹ ہو چکے ہیں۔ اس وقت 1998 بیچ کے صرف پندرہ انسپکٹرز جو کہ زیادہ سزاؤں، سالانہ پرفارمنس رپورٹس یا ترقی کے لئے طے کی گئیں شرائط پوری نہ کرسکنے کی وجہ سے ترقی یاب نہ ہو سکے ہیں۔

(ہ) رواں سال میں انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدے میں ترقی دینے کے لئے پروموشن کمیٹی کا آخری اجلاس 29.03.2019 کو منعقد ہوا جس کی سفارشات کی روشنی میں 16افسران کو ڈی ایس پی کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ انسپکٹرز کی نئی provisionalسنیارٹی لسٹ تیار کرنے کے لئے قواعد وضوابط پورے کئے جارہے ہیں۔ جس پر افسران کے اعتراضات سننے کے بعد نئیnotifiedسنیارٹی لسٹ جاری کی جائے گی۔ بعد ازاں انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے سفارشات منگوانے کے بعد محکمانہ پروموشن کمیٹی(DPC) کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔

فیصل آباد: پنجاب پولیس کا مالی سال19-2018

کا بجٹ، اخراجات اور اشیاء کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*2435: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس فیصل آباد کا مالی سال19-2018 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس مالی سال کا کتنا بجٹ خرچ کیا گیا اور کتناlapseہوا ہے؟

(ج) کتنی رقم سے کون کون سی اشیاء خرید کی گئی ہیں؟
(د) یہ اشیاء کس کس کمپنی کی بنی ہوئی ہیں؟
(ہ) کیاان کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی؟
(و) کیا حکومت اس خریداری کی تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس فیصل آباد کا مالی سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) -/421214204روپے خرچ ہوااور کل-/30277روپےlapseہوئے۔تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) جی،ہاں!تفصیل ضمیمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(و) سالانہ آڈٹ میں اگر کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو اس کی تحقیقات کرائی جائیں گی۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن
کی مساجد اور مدارس کے علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2476: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگرہاں تو ساہیوال ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟
(ب) گزشتہ تین سالوں میں ساہیوال ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اورامام وعلماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سوسائیٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے 1860 تحت امام وعلماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے بلکہ مسجد و مدرسہ کا انتظام وانصرام چلانے کے لئے کم از کم سات افراد پر مشتمل انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام وانصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں ڈویژن ساہیوال میں باضابطہ طور پر

1) ضلع ساہیوال (32) مساجد اور (ایک) مدرسہ

2) ضلع اوکاڑہ (14) مساجد اور (ایک) مدرسہ

3) ضلع پاکپتن شریف (ایک) مسجد اور (ایک) مدرسہ

ٹوٹل ساہیوال ڈویژن:

مساجد 47 مدارس تین

کی انجمن ہائے چلائے جانے انتظام وانصرام مساجد و مدارس رجسٹرڈ کی گئیں۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے قانون

میں ترامیم کے بغیر ای چالان سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*2490: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی قانون کب بنایا گیا تھا اس قانون کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق سیف سٹی اتھارٹی چالان نہیں کر سکتی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیف سٹی اتھارٹی قانون میں ترامیم کئے بغیر شہریوں کے ای چالان کر رہی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیف سٹی اتھارٹی کے قانون میں ترامیم ہونے تک ای چالان کا سلسلہ بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ مورخہ 6۔فروری 2016 منظور ہوا۔نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے تمام خود کار چالان بمطابق متعلقہ دفعات قانون موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 دستخط بعد از مجاز افسر جاری کئے جارہے ہیں۔مزید بر آں اسی سلسلہ میں عزت مآب مسٹر جسٹس علی اکبر قریشی معزز جج لاہور ہائی کورٹ نے مقدمہ بعنوان،مال روڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن بنام ڈپٹی کمشنر لاہور وغیرہ،میں مورخہ 13.09.2018 کو واضح احکامات صادر فرمائے جس کی تعمیل میں خود کار چالان بمطابق قانون جاری کئے جارہے ہیں۔

(ج) انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے موٹر وہیکل آرڈیننس1965 میں مجوزہ ترامیم کے لئے یادداشت معزز ایوان کو ارسال کردی گئی ہے جو کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے بخوشی منظور کرکے ایوان ہذا میں پیش کرنے کے لئے احکامات صادر کردیئے ہیں جو کہ جلد ہی پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس خود کار نظام کی وجہ سے لاہور میں شاہراؤں پر آمدورفت میں کافی بہتری اور روانی دیکھنے میں آئی ہے۔اس امر کی تصدیق مختلف اداروں کی رپورٹ سے عیاں ہے کہ بعد از نفاذ خود کار چالان سسٹم عوام الناس کو ٹریفک کی روانی کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات میں بہت زیادہ کمی ہوئی ہے۔

(د) اس سوال کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے
کئے گئے چالانوں کی تعداد اور موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***2491:سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2018 سے یکم جون2019 تک سیف سٹی اتھارٹی نے کتنے چالان کئے ہیں اور اس مد میں کتنی رقم وصول کی گئی ہے،تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تحت اب تک کیمروں کی مدد سے کتنے اشتہاری / راہزن گرفتار ہوئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی طرف سے خود کار چالان کے اجراء کا آغاز 23۔ستمبر 2018 کو ہوا۔ یکم جون 2019 تک ہونے والے چالان کی کل تعداد 1.944 ملین ہے اور اس مد میں ابھی تک وصول ہونے والی رقم 184.8 ملین روپے ہے۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے لاہور میں نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً دس ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے۔ ان مقدمات میں گرفتار ہونے والے اشتہاری ملزمان کی تفصیلات محکمہ پولیس پنجاب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

گوجرانوالہ: تھانہ کینٹ میں اکتوبر 2018
میں دفعہ 380 اور 451 ت پ کے تحت درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*2525: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کینٹ گوجرانوالہ میں اکتوبر 2018 کے دوران کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ 380 ت۔پ اور 451 ت پ کے تحت درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور ان سے مال مسروقہ برآمد ہوا ہے؟

(ج) کتنے مقدمات کے ملزمان ابھی گرفتار نہیں ہوئے ان مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مقدمہ نمبر 18 / 633 کے بارے میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائے گی؟

(ہ) کیا حکومت ان مقدمہ جات کے اشتہاری اور مفرور ملزمان جلد از جلد گرفتار کرنے اور ان سے مال مسروقہ برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گوجرانوالہ تھانہ کینٹ میں اکتوبر 2018 کے دوران سات مقدمات زیر دفعہ 380 اور 451ت پ درج ہوئے۔

(ب) تھانہ کینٹ کے 380ت پ اور 451ت پ کے 06 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان سے مال مسروقہ -/450000روپے برآمد ہوا ہے۔

(ج) چار مقدمات کے ملزمان ابھی گرفتار نہیں ہوئے ملزمان نامعلوم ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(د) مدعی مورخہ 22.10.2018 بوقت قریب 10:00 بجے دن گھر لاک کر کے اپنی فیملی کے ساتھ رشتہ داروں سے ملنے کے لئے لاہور چلا گیا اور اسی رات 12:00 بجے واپس گھر آ کر سو گئے اگلے دن مورخہ 23.10.2018 کو بوقت 2:00 بجے دن بیڈ روم کے ساتھ منسلک لکڑی کی الماری کو دیکھا کہ اس کا لاک ٹوٹا ہوا ہے۔ پڑتال کرنے پر پتا چلا کہ الماری میں گولڈ اور ڈائمنڈ جیولری کا پاؤچ غائب ہے۔ پاؤچ میں چار سیٹ گولڈ جیولری کے اور تین سیٹ ڈائمنڈ جیولری مع دو ٹاپس ڈائمنڈ اور دو انگوٹھیاں ڈائمنڈ کل وزنی تقریباً 23/22 تولہ کے زیورات کوئی نامعلوم چور چوری کر کے لے گیا ہے اور اوپر والی منزل میں جا کر مزید پڑتال کرنے پر پتا چلا کہ نامعلوم چور اوپر والی منزل کے فرنٹ سائیڈ سے داخل ہوا اوپر والے کمروں کے شوکیس کے دروازے وغیرہ کھلے ہوئے تھے لیکن وہاں سے کسی چیز کی چوری کا نقصان نہ ہوا ہے

(ہ) ملزمان کی گرفتاری کے لئے (1)انصر جاوید SHO/I(2)عمران اختر ASI (3)لقمان ایوب ASI(4)محمد امجد C/3444(5)ابو بکر C/684 ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملزمان کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا۔

صوبہ بھر کے اضلاع میں
سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2571: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیف سٹی کے اکثر کیمرے دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو چکے ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں سیف سٹی پراجیکٹس کے تحت اس وقت کتنے کیمرے درست حالت اور کتنے کیمرے خراب ہیں نیز اب تک ان کیمروں کی مدد سے کتنے ملزمان تک رسائی ممکن ہو سکی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ پنجاب کے دو شہروں لاہور اور قصور میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے مخصوص مقامات پر کیمرہ جات نصب کر دیئے ہیں جبکہ راولپنڈی، بہاولپور، ملتان، فیصل آباد، ڈی جی خان، سرگودھا، شیخوپورہ، ساہیوال، گوجرانوالہ اور ننکانہ صاحب میں اسی طرز کے مراکز سیف سٹی اتھارٹی ایکٹ کے تحت قائم کئے جائیں گے۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے سیف سٹی کے تمام کیمرہ جات جن کی تعداد تقریباً آٹھ ہزار ہے درست حالت میں کام کر رہے ہیں، ماسوائے ان دس فیصد کیمرہ جات کے جو کہ فنی تکنیکی اور دیگر محکمہ جات کے زیر تکمیل منصوبوں یا ضروری مرمت و تبدیلی وغیرہ کے سلسلہ میں خراب ہو جاتے ہیں اور جنہیں ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ مرمت کر دیا جاتا ہے۔ ان نصب شدہ کیمروں کی دیکھ بھال اور درستی کی ذمہ داری برائے معاہدہ عرصہ پانچ سال تک متعلقہ ٹھیکیدار (ہواوے) کی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر گزارش کی گئی ہے کہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے مخصوص مقامات پر نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً بارہ ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے۔ ان مقدمات میں گرفتار ہونے والے ملزمان کی تفصیلات محکمہ پولیس پنجاب سے حاصل کی جاسکتی ہیں کیونکہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کا دائرہ کار تاحال صرف شہادت کی فراہمی تک محدود ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں ریسکیو1122 کی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2610: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ریسکیو1122 کی سروسز کا آغاز کب سے کیا گیا ہے؟

(ب) ضلع بھر میں کتنا سٹاف تعینات ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع بھر میں اس ادارے کے پاس کتنی ایمبولینسز درست حالت میں کام کر رہی ہیں؟

(د) ضلع ہذا میں حکومت ریسکیو 1122 کی اسامیاں کب تک پر کرنے اور مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ریسکیو1122 کی سروسز کا آغاز 21۔اکتوبر2007 کو ہوا۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 424 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 344 اسامیوں پر عملہ بھرتی ہو چکا ہے جبکہ 80 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع بھر میں ایمبولینس کی کل تعداد 37 ہے جو کہ درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد ریسکیو1122 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے جبکہ حکومت پنجاب ضلع ہذا میں مزید سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*2638: **محترمہ عابدہ بی بی:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھاڈویژن کے اضلاع تحصیل اوریونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اوراس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ Zero Tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بار گاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام DPOs, SDPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

راولپنڈی ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
مساجد کے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***2640: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سر انجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگرہاں تو راولپنڈی ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں راولپنڈی ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام وعلماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام وانصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں راولپنڈی ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس (انجمن) کی تعداد درج ذیل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	مدرسہ (انجمن)	مسجد (انجمن)
1۔	راولپنڈی	13	05
2۔	جہلم	53	02
3۔	چکوال	59	04
4۔	اٹک	25	00
5۔	کل تعداد	150	11

گوجرانوالہ ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات

***2648: جناب منان خان:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے گوجرانوالہ ڈویژن میں کیااقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گوجرانوالہ ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اوراس کے تحت کیاکارروائی ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) گوجرانوالہ:

تمام SHOs تھانہ ضلع گوجرانوالہ کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے آپ اپنے علاقہ میں واقع نفرت انگیز مواد پر مبنی آڈیو / ویڈیو کیسٹس / CDs / پمفلٹس / کتابچہ اور سٹیکرز کی تقسیم و فروخت کو مکمل طور پر چیک کریں اور جو اشخاص ایسے نفرت انگیز / ہیٹ مٹیریل کی کارروائیوں میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا کر دفتر ہذا کو مطلع کیا جائے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں گزشتہ تین سالوں کے دوران نفرت انگیز تقاریر کے 14 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 13 مقدمات کورٹس میں زیر سماعت ہیں جبکہ ایک مقدمہ میں سزا ہو چکی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل اور یونین کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے ضلعی امن کمیٹی کو مکمل طور پر فعال کیا گیا ضلعی پولیس کی جانب سے متعلقہ افسران کو گاہے بگاہے ہدایت جاری کی جارہی ہے۔ مزید نفرت انگیز تقاریر پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سیالکوٹ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں نفرت انگیز تقاریر کے لئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت خاطر خواہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس بابت علماء کرام سے میٹنگ ہائے بھی کی گئی ہے اور مساجد میں ایسی نفرت انگیز تقاریر سے متعلق تشہیر بھی کی گئی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عوام الناس میں آگاہی پیدا کی جارہی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کیخلاف تین مقدمات درج ہوئے جن میں کل گیارہ ملزمان نامزد ہوئے اور نامزد گیارہ ملزمان گرفتار کئے گئے ایک مقدمہ میں 9 کس ملزمان کو سزا جرمانہ کروایا گیا جبکہ دو مقدمات زیر سماعت عدالت ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل سطح پر مصالحتی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں اور ممبران مصالحتی کمیٹی کو اس ضمن میں تشہیر اور آگاہی پر مامور کیا گیا ہے نفرت انگیز تقاریر پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

گجرات:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات میں نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے 17 کس مختلف مکاتب فکر کے Fiery Speakers کے خلاف ڈپٹی کمشنر سے زبان بندی کے احکامات جاری کرائے گئے ہیں اور ایسے مذہبی اجتماعات منعقد کروانے والے منتظمین سے دوملین روپے کا چیک بطور شورٹی بانڈ حاصل کیا جاتا ہے اگر کوئی خطیب کسی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرے تو منتظم کی طرف سے دیا گیا چیک بطور شورٹی بحق کار سرکار ضبط ہوگا اور Code of Cunduct کی خلاف ورزی پر متعلقہ تنظیم اور خطیب کے خلاف قانونی کارروائی علیحدہ سے کی جائے گی اس مقصد کے لئے ایسے تمام اجتماعات کی مانیٹرنگ خفیہ طریقے سے کی جارہی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں سال 2016 میں سات مقدمات، 2017 میں دو مقدمات اور 2018 میں ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوئے جو زیر سماعت ہیں۔

نارووال:

(الف) ضلع نارووال میں نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے مختلف مسالک کے شعلہ بیان مقررین جو ضلع ہذا میں فرقہ وارایت اور شرانگیزی کا سبب بنتے تھے ان کو 4th شیڈول میں شامل کر کے ان کی سخت نگرانی کی جارہی ہے۔ مزید یہ کہ بوقت ضرورت حکومت پنجاب کی طرف سے ان کی زبان بندی بھی کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں گزشتہ تین سال میں نفرت انگیز تقاریر کے حوالہ سے کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ج) ضلع نارووال میں اس کی بابت ضلعی سطح پر، تحصیل سطح پر، تھانہ کی سطح پر تمام مسالک پر مشتمل امن کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں جو ضلع ہذا کے اندر نفرت انگیز تقاریر اور شرانگیزی کا سبب بنتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان کمیٹیوں کے لوگ ضلعی انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں جس کی وجہ سے ضلع ہذا میں امن وامان قائم رکھا ہوا ہے۔

منڈی بہاؤالدین:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت جلسہ، جلوس، مجالس کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ کوئی نفرت انگیز تقریر نہ کرسکے اور کسی قسم کی بھی خلاف ورزی کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت انگیز تقریر کے خلاف دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں ایک مقدمہ سزایاب ہوا جبکہ دوسرا زیر سماعت عدالت ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت جلسہ، جلوس، مجالس کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ کوئی نفرت انگیز تقریر نہ کرسکے اور کسی بھی خلاف ورزی کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

حافظ آباد:

(الف) اس ضمن میں ضلع ہذا کے تمام DSP/SDPOs اور SHOs کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے تھانہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام وحضرات سے میٹنگ کریں اور حکومتی اقدامات سے اگاہ کریں تاکہ نفرت انگیز تقاریر کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوسکے۔

(ب) ضلع ہذا میں اس ضمن میں کوئی مقدمہ درج نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں ضلع ہذا کے تمام DSP/SDPOs اور SHOs کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے تھانہ اور یونین کونسل کی سطح پر مکاتب فکر کے علماء اکرام وحضرات ویونین کونسل کے ممبران سے میٹنگ کریں اور حکومتی اقدامات سے اگاہ کریں تاکہ نفرت انگیز تقاریر کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوسکے۔

گوجرانوالہ ڈویژن: نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***2649: جناب منان خان:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف گوجرانوالہ ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں مورخہ 09.01.2015 سے 20.09.19 تک 11325 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک 7268 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات پولیس نے گزشتہ چار سالوں میں اب تک 7268 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

نارووال:

ضلع نارووال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

منڈی بہاؤالدین:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک 3813 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 4066 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 12360 ملزمان کے خلاف ضلع گوجرانوالہ میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 8140 ملزمان کے خلاف ضلع سیالکوٹ میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 9935 ملزمان کے خلاف ضلع گجرات میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

نارووال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 2540 ملزمان کے خلاف ضلع نارووال میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

منڈی بہاؤالدین

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4060 ملزمان کے خلاف ضلع منڈی بہاؤالدین میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

حافظ آباد:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4406 ملزمان کے خلاف ضلع حافظ آباد میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) گوجرانوالہ

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گوجرانوالہ میں 2170 ملزمان کو مجاز عدالت سے سزا ہو چکی ہے۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع سیالکوٹ میں کل 1205 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات میں کل 4519 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

نارووال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع نارووال میں 596 ملزمان کو سزائیں دی گئی ہیں۔

منڈی بہاؤالدین:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل 605 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

حافظ آباد:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع حافظ آباد میں 1775 ملزمان کو سزائیں دی گئی ہیں۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2658: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے کئے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھا ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ Zero Tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بارگاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام SDPOs, DPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
مساجد کے پیش امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2659: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے، اگرہاں تو سرگودھا ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی، تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
سرگودھا	39	02
میانوالی	28	08
خوشاب	39	09
بھکر	79	37
کل تعداد	185	56

چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے احکامات سے متعلقہ تفصیلات

*2699: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے اپنے تمام ذیلی اداروں کے سربراہان کو احکامات جاری کئے ہیں کہ ان کے کسی بھی ادارے کا کوئی بھی سرکاری افسر یا عوامی نمائندہ visit نہیں کر سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون اور قواعد کے مطابق چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن بیورو کسی بھی عوامی نمائندے کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا سرکاری طور پر visit کرنے سے نہیں روک سکتی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرپرسن نے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے The Provincial Assembly ot the Punjab Priviliage Act.1972 کی نفی کرتے ہوئے عوامی نمائندے کی توہین کی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے اپنے ادارے میں ہونے والی کوتاہیوں، غلطیوں، کرپشن، بے ضابطگیوں اور ناانصافیوں کو بذریعہ عوامی نمائندگان عوام کے سامنے لانے سے روکنے کے لئے اس طرح کے احکامات جاری کئے ہیں؟

(ہ) اگر درج بالا جز کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس حوالے سے مکمل تحقیقات کرانے اور رپورٹ پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کے تحت اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور اس میں رہائش پذیر تمام بچے چائلڈ پروٹیکشن کورٹس کی قانونی تحویل میں ہیں۔ بچوں کی رہائش اور حفاظت کے پیش نظر بیورو ایک حساس ادارہ ہے۔ رہائشی بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانا بیورو کی اولین ترجیح ہے۔ چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے بچوں کی حفاظت اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کے پیش نظر ہدایات جاری کیں جن کا مقصد کسی

کو روکنا نہیں بلکہ کسی بھی قسم کے ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لئے انتظامیہ کو پیشگی اطلاع دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(ب) چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے کسی بھی عوامی نمائندے کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو سرکاری طور پر وزٹ کرنے سے نہیں روکا۔

(ج) چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب تمام عوامی نمائندگان کو قانون کے مطابق عزت و تکریم دیتی ہیں اور کسی بھی عوامی نمائندے کی توہین کی ہے اور نہ ہی The Provincial Assembly of the Punjab Privillage Act, 1972 کی نفی کی ہے۔اس قانون کی دفعہ 17 عوامی نمائندگان کو اپنے حلقے میں پیشگی اطلاع کے ساتھ اِداروں کے وزِٹ کا پابند کرتی ہے۔

(د) یہ درُست نہ ہے۔

(ہ) درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہ ہیں۔

ضلع سرگودھا: بھلوال شہر میں
ریسکیو 1122 کی بلڈنگ کے اپریشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2734: **جناب یاسر ظفر سندھو:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھلوال شہر (ضلع سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی بلڈنگ بن چکی ہے مگر یہ سنٹر فنکشنل نہیں کیا گیا؟

(ب) اس کے فنکشنل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کب تک فنکشنل ہو گا اس پر خرچ کردہ عوام کا کروڑوں روپے جو ضائع ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) حکومت اس کو جلد از جلد فنکشنل کرے تا کہ عوام کو اس کا فائدہ ہو سکے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، نہیں۔یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ تعمیرات کے مطابق بھلوال شہر میں ریسکیو 1122 کی عمارت ابھی زیر تعمیر ہے جس کی وجہ سے اس کو ابھی تک فنکشنل نہ کیا جا سکا۔

(ب) تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کا ذمہ دار محکمہ تعمیرات ہے جس کے مطابق فنڈز کی کمی کے باعث اس سٹیشن کو مکمل نہ کیا جا سکا ہے تاہم موجودہ مالی سال میں تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کے لئے بقیہ فنڈز بیس لاکھ مختص کر دیئے گئے ہیں تاکہ اس سٹیشن کو جلد از جلد مکمل کر لیا جائے جبکہ محکمہ تعمیرات کے مطابق کام کو تقریباً تین ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) عوامی مفاد کے پیش نظر حکومت اس سنٹر کو جلد از جلد فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تحصیل جام پور: ضلع راجن پور میں
تھانوں کی تعداد اور تعینات نفری سے متعلقہ تفصیلات

*2771: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں اور ان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور میں پولیس کے دو سرکل اور سات تھانہ جات ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

1) سرکل جام پور (تھانہ محمد پور 2۔ صدر جام پور 3۔ سٹی جام پور)

2) سرکل داجل (تھانہ حنیف غوری شہید 2۔ ہڑند 3۔ لعل گڑھ 4۔ حاجی پور)

(ب) تمام تھانہ جات میں چکوک کی تعداد اور آبادی کا تناسب تھانہ جات کے حساب سے بالکل ٹھیک ہے اگر کسی بھی تھانہ کی حدود میں آبادی بڑھی تو حکومت کو تھانہ جات کی تعداد میں اضافہ کرنے کی تجویز بھیجی جائے گی۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ضلع راجن پور کی باؤنڈری کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ منسلک ہے جو کہ ٹرائبل ایریا ہے جو کہ بارڈر ملٹری پولیس کی حدود ہے جس کی وجہ سے چند ملزمان واردات کرنے کے بعد اندر پہاڑ چلے جاتے ہیں۔ تاہم اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے بارڈر ملٹری پولیس کے ساتھ مل کر خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں، انشاء اللہ بقیہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ہ) ضلع راجن پور میں آبادی کے تناسب سے پہلے تین سرکل قائم تھے جبکہ موجودہ حکومت نے مزید دو سرکل ہائے کا اضافہ کیا ہے اس سے قبل 16 تھانہ جات قائم تھے جبکہ اب مزید دو تھانہ جات کے اضافہ کے ساتھ اب تھانہ جات کی تعداد اٹھارہ ہو گئی ہے مزید یہ کہ جب کبھی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو حکومت کو اس کے متعلق تجویز بھیجی جائے گی۔ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں قائم کی گئی ہیں انشاء اللہ اشتہاریوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

صوبہ بھر میں بچوں کو جنسی زیادتی

سے بچاؤ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2788: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں روزانہ دس سے زائد بچے جنسی زیادتی کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) رواں سال 15.09.2019 تک بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے کل 1024 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ جن میں سے 856 مقدمات کی تفتیش مکمل ہو کر ملزمان چالان عدالت کئے جا چکے ہیں، جو زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ب) پولیس کے تمام متعلقہ فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ وہ بالخصوص اس جرم پر خصوصی نگاہ رکھیں اور ایسے تمام جرائم کے مقدمات کا اندراج فی الفور یقینی بنائیں۔ ملزمان کی فوری گرفتاری عمل میں لائی جائے اور ایسے تمام مقدمات کی پیروی ترجیحی بنیادوں پر کرتے ہوئے ملزمان کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔ بچوں کے خلاف جنسی جرائم کی روک تھام اور درج مقدمات کی تفتیش کے لئے SOP بھی جاری کی گئی ہیں۔

پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں

خود کار بائیو میٹرک نظام کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*2842: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے خود کار بائیو میٹرک کا نظام متعارف کرانا چاہتی ہے؟

(ب) اس مقصد کے لئے کتنی رقم خرچ کی جائے گی اور یہ نظام کب تک متعارف ہو گا؟

(ج) اس نظام کے متعارف ہونے سے کیا فائدہ ہو گا اوراس سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کی کارکردگی میں کیا بہتری آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، ہاں! حکومت پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں خودکار فنگر پرنٹ ایڈنٹیفکیشن نظام (AFIS) متعارف کروارہی ہے۔ یہ نظام ملزمان کے نشانات انگشت اور ہتھیلی کے علاوہ موقع واردات سے اکٹھے کئے جانے والے مکمل یا جزوی (Partial) مخفی نشانات انگشت اور ہتھیلی (Latent Prints) کے ڈیٹابیس کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ ایسا نظام ابھی تک پاکستان میں کہیں میسر نہیں ہے جبکہ دُنیا کے زیادہ تر ممالک نامعلوم ملزمان کو شناخت کرنے کے لئے یہ نظام استعمال کر رہے ہیں۔ پنجاب پولیس کے پاس مجرمان کے نشانات انگشت کا ڈیٹابیس موجود ہے جس میں نشانات ہتھیلی شامل نہ ہیں اور یہ نظام صرف مشتبہ افراد کے مجرمانہ ریکارڈ کو اُن کی موجودگی میں تصدیق کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کی مدد سے موقع واردات سے ملنے والے جزوی مخفی نشانات انگشت (Partial Latent Prints) کی مدد سے ملزمان کی شناخت تقریباً ناممکن ہے تاہم اگر کسی موقع واردات سے کوئی اچھی کوالٹی کا مکمل نشان انگشت (جو کہ بہت کم ہوتا ہے) مل جائے تو ہو سکتا ہے یہ نظام ملزم کی شناخت میں مدد کر سکتا ہو۔ تاہم یہ نظام اس کام کے لئے توثیق شدہ ہے اور نہ ہی موقع واردات سے ملنے والے مخفی نشانات ہتھیلی (Latent Palm Prints) کی مدد سے ملزمان کی شناخت کر سکتا ہے۔

(ب) نظام کی لاگت 495.000 ملین روپے ہے۔ یہ مالی سال 2019-20 کے آخر تک استعمال کے لئے میسر ہو گا۔

(ج) فوائد:

i. یہ نظام موقع واردات سے اُٹھائے گئے مخفی نشانات انگشت اور ہتھیلی(Latent Prints) کی مدد سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کو نامعلوم ملزمان کی شناخت میں مدد کرے گا۔ یہ نظام ہر مخفی نشان(Latent Print) کی تلاش کے بعد آٹھ سے دس ممکنہ ملزمان کی فہرست فراہم کرتا ہے۔ اس فہرست میں سے مکمل طور پر تربیت یافتہ قابل اور ماہر فنگر پرنٹ ایکسپرٹ جن کی کم از کم تعلیم ایم فل یا پی ایچ ڈی(کیمسٹری) اور دو سال کی تربیت ہے، خود موازنہ کر کے اصل ملزم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نشانات انگشت اور ہتھیلی(Latent Prints) کے موازنہ کی تربیت ایک سال سے دو سال میں مکمل ہوتی ہے۔ اس تربیت کے اختتام پر ہر ایکسپرٹ کی قابلیت عالمی معیار کے مطابق جانچی جاتی ہے اگر وہ مطلوبہ معیار پر پورا اُترتا ہے تو وہ تجربہ کار ایکسپرٹ کے زیر سایہ چھ مہینے سے ایک سال تک کام کرتا ہے اس کے بعد نئے ایکسپرٹ کے لئے ہر سال ایک عملی امتحان کے ذریعے اپنی مہارت عالمی معیار کے مطابق ثابت کرنا لازمی ہے۔

ii. یہ نظام ایک ہی نامعلوم ملزم کی مختلف اوقات اور مختلف جگہوں پر کی گئی وارداتوں کے درمیان تعلق کی نشاندہی کرنے میں مدد فراہم کرے گا اور ان معلومات کی بنیاد پر مختلف کیس حل ہوں گے۔

iii. اگر موقع واردات سے اُٹھائے گئے مخفی نشانات انگشت(Latent Prints) کو نامعلوم ملزم کی نشاندہی کے لئے ڈیٹا بیس میں سے تلاش کیا جائے اور نظام ملزم کو شناخت نہ کر سکے تو یہ مخفی نشانات(Latent Prints) بھی ڈیٹا بیس کا حصہ بن جائیں گے۔ مستقبل میں جب کبھی وہ نامعلوم ملزم کسی بھی واردات میں گرفتار ہو گا اور طریق کار کے مطابق اُس کے نشانات انگشت اور ہتھیلی ڈیٹا بیس میں ڈالے جائیں گے تو سرچ کرنے پر نظام خود بخود ہمیں مطلع کرے گا کہ یہ وہی نامعلوم ملزم ہے جو کہ ماضی میں کسی مخصوص جرم میں ملوث تھا۔ اس طرح سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی پرانے غیر حل شدہ مقدمات کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکے گی۔AFIS کے ذریعے یہ طریق کار ساری دنیا کی فرانزک لیبارٹریوں میں رائج العمل ہے۔

کارکردگی میں بہتری:

موجودہ حالات میں پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی پولیس کو مطلوب مشتبہ افراد میں سے مہیا کئے گئے نشانات انگشت اور ہتھیلی کے موازنہ کی مدد سے اصل ملزم کی شناخت کرنے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ اگر کوئی مشتبہ شخص میسر نہ ہو تو پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی نشانات انگشت اور ہتھیلی کی مدد سے نامعلوم ملزم کی شناخت نہیں کر سکتی۔ بائیومیٹرک نظام متعارف ہونے کے بعد نامعلوم ملزمان کے نشانات انگشت اور ہتھیلی کی مدد سے عالمی معیار کے مطابق تیزی سے شناخت ہو سکے گی جو کہ بالآخر ملزمان کو سزا دلوانے کی شرح کو بڑھائے گا اور جرائم کی شرح کم کرنے میں مدد کرے گا۔

لاہور: تھانہ باغبانپورہ کی عمارت کے کرایہ کی شرح اور پرانی عمارت کی ناکافی دیکھ بھال سے متعلقہ تفصیلات

*2873: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ لاہور کو ماڈل تھانہ قرار دیکر اس کی بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ماڈل تھانہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اب یہ تھانہ کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اس تھانہ کی موجودہ کرایہ کی بلڈنگ کا ماہانہ کتنا کرایہ حکومت ادا کر رہی ہے؟

(ج) اس ماڈل تھانہ کی سابقہ سرکاری بلڈنگ کا کتنا حصہ اور کمرے اورنج لائن ٹرین سے متاثر ہوئے ہیں اس کا بقایا کتنا رقبہ ہے؟

(د) اس وقت اس ماڈل تھانہ کی باقی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس میں کتنے کمرے موجود ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ بقایا کمروں کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ خراب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ اس میں موجود مسجد کی عمارت بھی خستہ حالی کا شکار ہے؟

(و) کیا حکومت اس تھانہ کی سرکاری عمارت کی از سر نو بحالی کر کے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ حکومت کا سرمایہ جو کرایہ کی مد میں خرچ ہو رہا ہے اس سے بچت ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی، یہ درست ہے۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ تھانہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اورنج ٹرین لائن کی وجہ سے گرایا گیا تھا۔ اب تھانہ کی بلڈنگ داروغہ والہ چوک چیمہ پلازہ میں موجود ہے جس کا ماہانہ کرایہ 2لاکھ20ہزار روپے حکومت پنجاب ادا کر رہی ہے۔

(ج) تھانہ باغبانپورہ لاہور کی بلڈنگ کے 9 کمرے موجود ہیں۔

(د) تھانہ باغبانپورہ لاہور کی بلڈنگ کے 9 کمرے موجود ہیں۔

(ہ) تھانہ باغبانپورہ کے بقایا کمروں کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے مسجد بھی درست حالت میں موجود ہے اور اس میں نمازی نماز پڑھتے ہیں۔

(و) حکومت پنجاب تھانہ کی تعمیر نو کا جو مناسب ہو گا فیصلہ کرے گی۔

ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں
بارڈر ملٹری پولیس میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2945: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو BMP کے کون کون سے عہدہ جات کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، حکومت کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان۔

جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے۔

کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے۔

(ب) کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان۔

اس وقت بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان میں درج اسامیاں خالی ہیں، جنہیں پنجاب بی ایم پی و بلوچ لیوی سروس رولز 2009 کی تازہ ترامیم اور کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان سے جاری حالیہ احکامات کے مطابق بذریعہ پروموشن پُر کیا جارہا ہے۔ بعد تکمیل پروموشن باقی ماندہ اسامیوں پر حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔

ٹوٹل خالی اسامیوں کی تعداد مختلف عہدوں میں 191 ہے۔

کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

اس وقت بارڈر ملٹری پولیس راجن پور میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں، جنہیں پنجاب بی ایم پی و بلوچ لیوی سروس رولز 2009 کی تازہ ترمیم اور کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان ڈویژن ڈیرہ غازی خان سے جاری حالیہ احکامات کے مطابق پُر کیا جارہا ہے۔ بعد تکمیل پروموشن باقی ماندہ اسامیوں پر حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔

ٹوٹل خالی اسامیاں کی تعداد مختلف عہدوں میں 113 ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں قیدیوں کی آمدورفت

کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

31: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کی آمدورفت کے لئے کتنی اقسام کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور ان میں کتنے افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے، گاڑی وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیدیوں کو مذکورہ گاڑیوں میں گنجائش سے کہیں زیادہ تعداد میں سوار کیا جاتا ہے اور ventilation کے لئے جگہ بھی انتہائی تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسیران کو سانس لینے میں سخت دشواری ہوتی ہے جو کہ بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گاڑیوں کی ساخت تبدیل کرنے یا گاڑیوں کو ائرکنڈیشنز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس میں قیدیوں کو جیل سے عدالت لانے اور لے جانے کے لئے مختلف قسم کی گاڑیاں (جن کو جیل وین کہا جاتا ہے) استعمال کی جاتی ہیں، جن میں ہینو، اسوزو اور نسان کمپنی کی جیل وینز شامل ہیں سائز کے لحاظ سے یہ دو قسم کی ہوتی ہیں، جن میں سے بڑی گاڑی میں چالیس قیدیوں کو بٹھانے کی گنجائش ہوتی ہے اور میڈیم سائز گاڑی میں پچیس قیدیوں کو بٹھانے کی گنجائش ہوتی ہے

(ب) جناب سیشن جج تیس افراد کو جیل وین میں سوار کیا جاتا ہے جیل وین گاڑی کی باڈی کے اوپر والے حصے میں حفاظتی ہوادار جنگلہ دونوں طرف لگایا گیا ہے جنگلہ کی لمبائی تقریباً بارہ فٹ اور چوڑائی تقریباً آٹھ انچ ہے اور گاڑی کے فرنٹ والے حصے میں ہوادار جنگلہ لگایا گیا ہے جس کی لمبائی تقریباً دوفٹ اور چوڑائی آٹھ انچ ہے گاڑی میں چالیس / پچاس

افراد کی گنجائش ہے لیکن گاڑی میں صرف تیس افراد سوار ہوتے ہیں۔البتہ ان گاڑیوں کی باڈی میں مناسب ventilation ہوتی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں کی باڈی کی ساخت تبدیل کرنے یا ان کو ائر کنڈیشنز کرنے کا محکمہ پولیس میں فی الحال کوئی پروگرام نہیں چل رہا ہے کیونکہ سکیورٹی کے پیش نظر قیدیوں کو لے جانے اور لانے کے لئے حالیہ جیل وینز کی ساخت مناسب ہے لہٰذا ساخت تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی ائر کنڈیشنز جیل وین الاٹ ہوئی تو حکم کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا تاحال ایسی کوئی جیل وین دستیاب نہ ہوئی ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں
نیشنل ایکشن پلان کے تحت اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

617: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہاولپور ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف بہاولپور ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہاولپور ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 16941 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے ہیں جن میں سے ضلع بہاولپور کے 5171، ضلع بہاولنگر کے 6586 اور رحیم یار خان کے 5184 مقدمات ہیں۔

(ب) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 17826 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن میں سے ضلع بہاولپور کے 5402 ، ضلع بہاولنگر کے 7016 اور رحیم یار خان کے 5408 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 8308 ملزمان کو سزائیں ہوئیں جن میں سے ضلع بہاولپور کے 4634، ضلع بہاولنگر کے 2971 اور رحیم یار خان کے 703 ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

لاہور میں پولیس کے کمپلینٹ سیل کی تعداد اورانچارج سے متعلقہ تفصیلات

624: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پولیس کے کتنے کمپلینٹ سیل ہیں؟

(ب) ان کمپلینٹس سیل کا انچارج کون ہے؟

(ج) مارچ2019 کے دوران یہاں پر کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(د) ان میں سے کتنے لوگوں کی دادرسی کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں کل پانچ کمپلینٹ سیل ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں ایک کمپلینٹ سیل ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنزڈویژن لاہور۔
انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن ایس پیش آفس میں ایک کمپلینٹ سیل قائم ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
کینٹ انوسٹی گیشن میں ایک کمپلینٹ سیل موجود ہے
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ایک کمپلینٹ سیل موجود ہے
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔
کوئی کمپلینٹ سیل قائم نہ ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذامیں ایک کمپلینٹ سیل ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں کمپلینٹ سیل کا انچارج ایس آئی محمد مالک نمبر L/1539 فون نمبر 0300-4942391 ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
کمپلینٹ سیل کا انچارج اے ایس آئی رینک کا افسر ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
ہیڈ کانسٹیبل شہزاد احمد HC/4395 ہے
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
کمپلینٹ سیل کا انچارج ٹی اے ایس آئی محمد طاہر فون نمبر 0300-7990102 ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
اے ایس آئی منصور اکبر

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ کمپلینٹ سیل میں ماہ مارچ 2019 میں ٹوٹل 78 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
مارچ 2019 میں کل 51 درخواستیں موصول ہوئیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
99 درخواستیں موصول ہوئیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں مارچ 2019 میں ٹوٹل 117 درخواستیں موصول ہوئیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔
مارچ 2019 میں 31 درخواستیں موصول ہوئیں تاہم لوگوں کی دادرسی کے لئے جو درخواستیں موصول ہوتی ہیں ان پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
47 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(د) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

78درخواست ہائے جو مارچ2019 میں موصول ہوئی تھیں ان تمام کی میرٹ پر دادرسی کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔

51درخواستوں میں 47درخواستوں پر دادرسی کی گئی۔بقایا4درخواستیں حقیقت پر مبنی نہ پائی گئیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

99کی دادرسی ہوچکی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

100درخواستوں کی دادرسی ہوچکی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

مارچ2019 میں 31درخواستیں موصول ہوئیں اور ان کی دادرسی کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔

سب کی دادرسی ہوچکی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ڈویژن ماڈل ٹاؤن ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ

آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور

ضلع اٹک: فتح جنگ میں ریسکیو1122 کی بلڈنگ کی تکمیل کے بعد سروس فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

627: جناب افتخار احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اٹک میں ریسکیو1122 کے کتنے دفاتر اور سنٹرز کہاں کہاں ہیں۔ علاقہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فتح جنگ میں ریسکیو1122 کی بلڈنگ تیار ہے اب تک فنکشنل نہ ہو سکی ہے اس کے فنکشنل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ بلڈنگ کب بنائی گئی، اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(د) سال19-2018 کے بجٹ میں ریسکیو1122 کے دفاتر کے لئے ضلع اٹک کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت فتح جنگ میں ریسکیو1122 کی بلڈنگ جلد از جلد فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع اٹک میں ریسکیو 1122 کے چھ دفاتر موجود ہیں جن میں سے ایک اٹک دوسرا تحصیل حضرو میں ہیں جو کہ عوام کو ایمرجنسی سروسز کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں جبکہ باقی ماندہ چار سٹیشنز پنڈی گھیب، جنڈ، حسن ابدال اور فتح جنگ میں زیر تعمیر ہیں۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ فتح جنگ میں بلڈنگ تیار ہے کیونکہ محکمہ تعمیرات کی جانب سے تعمیراتی کام جاری ہے اور محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباً95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کو فنکشنل کرنے کے لئے عملہ کی بھرتی اور ایمبولینسز کی خریداری کا عمل جاری ہے۔

(ج) ریسکیو سٹیشن تحصیل فتح جنگ کی عمارت کی تعمیر نومبر 2016 میں شروع ہوئی اور محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباً95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اس کی لاگت کا تخمینہ 14.998 روپے ہے اور اس کا رقبہ sft2925 پر مشتمل ہے۔

(د) 19-2018 میں ریسکیو 1122 ضلع اٹک کی چار تحصیلوں میں زیر تعمیر ریسکیو سٹیشنز کے لئے 10.774 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ہ) جی، ہاں! عمارت کی تعمیر کا95 فیصد کام مکمل ہو چکا اور عملہ کی بھرتی جاری ہے جبکہ ایمبولینسز کی خریداری کے لئے محکمہ داخلہ کو درخواست کر دی گئی ہے۔ عملہ کی تربیت مکمل ہونے اور ایمبولینسز کی خریداری کے فوراً بعد ریسکیو سٹیشن فتح جنگ کو فعال کر دیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاران کی تعداد اور
ان کی موٹر بائیک مینٹیننس کے لئے مختص کردہ بجٹ

638: ملک محمد وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ڈولفن اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے پاس بائیک کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) بائیک کو مرمت کرانے کی ذمہ داری کن افسران کی ہے ان کے نام، عہدہ بیان کریں؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک خراب بائیک کی وجہ سے کتنے حادثات /ایکسیڈنٹ ہوئے؟

(د) حکومت نے سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کی بائیک مینٹیننس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ہ) کیا حکومت ڈولفن اہلکاروں کی خراب بائیک کی جلد از جلد ریپیئرنگ کروانے اور مرمت میں غفلت برتنے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈولفن سکواڈ ضلع لاہور میں 2394 ڈولفن اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے زیر استعمال بائیک کی تعداد 570 ہے جن میں سے 25 بائیک ٹریننگ سنٹر چوہنگ میں برائے ٹریننگ اور باقی 545 پیٹرولنگ کے لئے مامور ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کو انتظامی طور پر 06 ڈویژن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ موٹر سائیکل ہائے کی مرمت کروانے اور دیگر معاملات کے لئے ایک انسپکٹر بطور MTO تعینات ہے۔ جس کی معاونت کے لئے ہر ڈویژن میں ایک AMTO تعینات ہے جن کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام و عہدہ	ڈویژن
1	انسپکٹر فراست مسعود MTO	تمام ڈویژن (سپرویژن)
2	SI سید مظفر علی شاہ AMTO	کینٹ اور ماڈل ٹاؤن

3	SI محمد اشرف AMTO	سول لائنز
4	SI ناصر خان AMTO	سٹی
5	ASI ظہور احمد AMTO	اقبال ٹاؤن
6	ASI محمد امین بلوچ AMTO	صدر

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک خراب بائیک کی وجہ سے کوئی حادثہ یا ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہے۔

(د) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کی بائیک مینٹیننس کے لئے /-2,80,56,915 روپے بجٹ مختص کیا گیا۔

(ہ) ڈولفن سکواڈ لاہور میں اٹلس ہنڈا کمپنی کے تعاون سے ہیڈ کوارٹر میں ورکشاپ بنائی گئی ہے جس میں ہنڈا کے کوالیفائیڈ مکینک موٹر سائیکل ہائے کو خرابی کی صورت میں فوری طور پر درست کرتے ہیں۔ موٹر سائیکل Honda CBX=500cc کے پارٹس کے لئے ہیڈ کوارٹر میں ایک سپیئر پارٹس سٹور تعمیر کیا گیا ہے جس سے ضرورت کے مطابق پارٹس ایشو کرواکر موٹر سائیکل کی خرابی کو ترجیحی بنیاد پر درست کیا جاتا ہے اور جو پارٹس سٹور اور لوکل مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوتے ہیں ان کے ٹینڈر ہوتے ہیں۔ جس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے جو کہ پارٹس کی فراہمی پر فوری طور پر پارٹس تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ تاہم اب تک ایسی کوئی غفلت لاپروائی سامنے نہ آئی ہے جس کی وجہ سے موٹر سائیکل مرمت نہ ہو سکے۔

صوبہ بھر میں پٹرولنگ پولیس میں
سٹینو گرافر کی خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

645: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور سمیت صوبے بھر میں پٹرولنگ پولیس میں سٹینو گرافر کی کل کتنی اسامیاں ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور سٹینو گرافر کی خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

پٹرولنگ پولیس میں اس وقت سٹینو گرافر کی 24 اسامیاں خالی ہیں۔

خالی اسامیاں پنجاب ہائی وے پٹرول (پٹرولنگ پوسٹس) مع صوبہ پنجاب کے دوسرے دفاتر کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو indent بمطابق پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ (منسٹریل پوسٹس) رولز 2017 بحوالہ آفس لیٹر نمبر Ad-III/6437 مورخہ 10.05.2017 بھجوایا گیا تھا پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بحوالہ لیٹر نمبر PPSC-RA-II-2017/132 مورخہ 07.08.2017 کے تحت جواباً تحریر فرمایا کہ تمام خالی پوسٹس مشتہر کی گئی تھیں جس کے جواب میں 2206 درخواستیں موصول ہوئیں صرف ایک امیدوار نے اردو شارٹ ہینڈ کا ٹیسٹ پاس کیا جبکہ انگلش شارٹ ہینڈ میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس وجہ سے PPSC نے کسی بھی امیدوار کی سٹینو گرافر کی بھرتی کے لئے سفارش نہ کی بلکہ یہ تحریر کیا کہ اس کی تعلیمی قابلیت / اہلیت جو کہ پ نجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ (منسٹریل پوسٹس) رولز 2017 میں درج ہے کہ دوبارہ پرکھا جائے۔ بعد از ضروری معاملات، تعلیمی قابلیت / اہلیت میں تبدیلی کے لئے ایک سمری بحوالہ لیٹر نمبر HQ/Ad-IV/7 مورخہ 02.02.2018 کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم کو وزیر اعلیٰ کی منظوری کے لئے بھجوائی۔ وزیر اعلیٰ نے وہ سمری (Standing Committee of the Cabinet on Legislative Business) کے لئے منظور کی جس کی میٹنگ مورخہ 12.04.2018 کو ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب سول سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں کیس کو مؤخر کر دیا گیا۔

مورخہ 02.10.2019 کو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے لیٹر تحریر فرمایا کہ سمری دوبارہ بھجوائی جائے جو بحوالہ سمری نمبری HQ/Ad-IV/104 مورخہ 05.11.2019 کو بھجوا دی گئی۔ وزیر اعلیٰ سے سمری کی منظوری کے بعد صوبہ بھر مع پنجاب پٹرولنگ پوسٹس کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو indent تحریر فرمایا جائے گا۔

ضلع راجن پور: تحصیل جام پور میں جنوری 2018 سے
تاحال چوری، ڈکیتی، راہزنی، قتل، اقدام قتل کی ایف آئی آر کے اندراج

684: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور تحصیل جام پور کے کس کس تھانہ میں جنوری 2018 سے آج تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، قتل اور اقدام قتل کی کتنی ایف آئی آرز کا اندراج کیا گیا، تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، کتنے مفرور ہیں نیز مفرور ملزمان کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) گرفتار ملزمان سے اب تک کتنا سامان ونقدی برآمد کر لی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔

ضلع راجن پور کی تحصیل جام پور میں سال 2018 سے آج تک درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پولیٹیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور

سوال ہذا ٹرائبل ایریا یا بارڈر ملٹری پولیس راجن پور سے منسلک نہ ہے۔ کیونکہ ٹرائبل ایریا راجن پور حکومت پنجاب، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر LR-I-498/2011-1152، مورخہ 20.04.2011 کے تحت ایک الگ تحصیل ڈکلیئر کر دی گئی ہے جس کا تعلق تحصیل جام پور سے نہ ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بہر حال بارڈر ملٹری پولیس راجن پور (تمن گورچانی) جس کی حدود تحصیل جام پور سے منسلک ہے، اس میں سال 2018 تا حال درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔
ملزمان کی گرفتاری کی بابت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ضلع راجن پور کی باؤنڈری کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ منسلک ہے جو کہ ٹرائبل ایریا ہے ضلع پولیس کے حدود نہ ہے۔ بلکہ بارڈر ملٹری پولیس کی حدود ہے جس کی وجہ سے ملزمان واردات کرنے کے بعد اندر پہاڑ چلے جاتے ہیں۔ تاہم مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔
پولیٹیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔
جیسا کہ درج بالا جز(الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ سوال جام پور تحصیل میں قائم تھانہ جات کی بابت کیا گیا ہے جبکہ جو جواب محکمہ پولیس کی جانب سے دیا گیا ہے وہ حقائق کے برعکس ہے جبکہ تمن گورچانی میں قائم تھانہ جات میں درج مقدمات کی تفصیل مع نوعیت دفعہ ار متعلقہ کی جانب سے تحریر کی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
پولیٹیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔
سوال ٹرائبل ایریا ضلع راجن پور کے متعلق نہ ہے۔

تحصیل صادق آباد میں تھانوں کی تعداد، ملازمین اور اندراج مقدمات

690:سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل کتنے تھانے ہیں اور ہر تھانے میں سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ہر تھانے میں عملہ کی تعداد پوری ہے؟

(ج) ان تھانوں میں سال 2017-18 میں درج ہونے والے مقدمات کی تعداد بتائی جائے؟

(د) تحصیل ہذا کے کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہیں تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل چھ تھانے ہیں(سٹی صادق آباد، صدر صادق آباد، احمد پور لمہ، کوٹ سبزل، بھونگ، ماچھکہ)

موجودہ نفری

نام تھانہ	IP/SHO	SI/SHO	SI	ASI	HC	C	Total
سٹی صادق آباد		1	4	6	4	49	64
صدر صادق آباد	1		3	6	6	42	58
احمد پور لمہ		1	1	5	4	26	37
کوٹ سبزل		1	2	6	5	29	43
بھونگ		1	3	8	2	47	61
ماچھکہ		1	1	4	2	20	28

منظور شدہ نفری

نام تھانہ	SHO/IP	SI	ASI	HC	C	Total
سٹی صادق آباد	1	3	7	6	40	57
صدر صادق آباد	1	2	6	5	35	49
احمد پور لمہ	1	1	4	4	25	35
کوٹ سبزل	1	2	4	5	30	42
بھونگ	1	1	4	4	25	35
ماچھکہ	1	1	2	2	30	26

(ب) تمام تھانہ جات میں عملہ کی تعداد پوری ہے۔

(ج)

	ٹوٹل کرائم رجسٹرڈ سال2017	ٹوٹل کرائم رجسٹرڈ سال2018
سٹی صادق آباد	695	717
صدر صادق آباد	393	477
احمد پور لمہ	429	397
کوٹ سبزل	311	338
بھونگ	282	300
ماچھکہ	47	48
ٹوٹل رجسٹرڈ مقدمات	2157	2277

(د) تحصیل ہذا میں صرف ایک ملازم کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔
اے ایس آئی ابرار حسین نے مقدمہ نمبر 454/18 کی تفتیش کرتے ہوئے ملزمان کو گرفتار کیا اور بنا تفشیش کئے ہی تین کس ملزمان کو چھوڑ دیا جبکہ ایس ایچ او کی تفتیش کے دوران ملزمان نے اپنا جرم قبول کر لیا جس کی وجہ اے ایس آئی ابرار حسین قصوروار پایا گیا اور اے ایس آئی ابرار حسین کے خلاف محکمانہ انکوائری ابھی چل رہی ہے۔

لاہور: ڈویژن میں نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے اور گزشتہ تین سالوں میں اس ضمن میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

697: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے لاہور ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا کے زیر سایہ تھانہ جات سے رپورٹس حاصل کی گئی ہیں جو کہ اقبال ٹاؤن ڈویژن میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
نفرت آمیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جارہی ہے اور مساجد میں جمعتہ المبارک کے خطبہ میں خطیب حضرات کو نفرت آمیز تقاریر نہ کرنے کے متعلق تلقین کی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف تین مقدمات درج ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں مقرر کردہ ممبران امن کمیٹی کے ساتھ میٹنگ کر کے نفرت آمیز تقاریر کا سدباب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے قانون مرتب ہے جس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں سال 18-2017 اور 2019 نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کرنے پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا کے زیر سایہ تھانہ جات سے رپورٹس حاصل کی گئی ہے جو کہ اقبال ٹاؤن ڈویژن میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

گزشتہ تین سالوں میں ڈویژن ہذا میں نفرت آمیز تقریر کا ایک مقدمہ 608/18.8.17 بجرم 11-F/ATA تھانہ مزنگ بر خلاف ملزمان 1۔ محمد محفوظ ولد سعید خاں سکنہ امام مسجد اینٹی کرپشن پنجاب لاہور۔2۔ مولانا مستقیم ولد محمد یوسف سکنہ سندھواں ڈاکخانہ تحصیل، ضلع سیالکوٹ درج رجسٹر ہے۔ مقدمہ ہذا میں تفتیشی افسر محمد نذیر IP/INV مغلپورہ نے مورخہ 30.9.17 کو چالان مرتب کر کے جمع کروایا تھا جس کی سماعت بعدالت جناب سجاد احمد جج انسداد دہشت گردی کورٹ نمبر 1 میں ہوئی جج صاحب نے مورخہ 6.12.18 کو ملزمان کو زیر دفعہ A265 بری کر دیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف تین مقدمات درج ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سال میں شر انگیز تقریر کا کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔
تاہم کڑی نگرانی جاری ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں سال 2017 تا آج تک نفرت آمیز تقریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اگر اس بارے میں کوئی شکایت یا اطلاع موصول ہوئی تو فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں سال 18-2017 اور 2019 نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کرنے پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت

ساہیوال ڈویژن میں رجسٹرڈ کیسوں سے متعلقہ تفصیلات

698: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف ساہیوال ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:
ضلع ساہیوال میں گزشتہ چار سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 6656 مقدمات درج ہوئے۔
ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:
نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں 8448 مقدمات درج کروائے گئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4911 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ساہیوال میں گزشتہ چار سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 7270 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ 2416 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 8771 ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور 3210 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 5150 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 1360 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کے دفتر، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

703: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر واقع ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) ڈولفن ہیڈ کوارٹر میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور یہ کس کس گریڈ کے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے اور ڈومیسائل کس کس ضلع کا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنے ڈولفن اہلکاروں کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کچھ اہلکار موٹر سائیکل چوری میں ملوث پائے گئے ہیں ان اہلکاروں کا نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ہ) ایسے ملازمین جن کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بروئے رپورٹ ڈویژنل ڈی ایس پی صاحبان اور ایڈمن آفیسر ڈولفن سکواڈ ہیڈ کوارٹر لاہور تحریر ہے کہ ڈولفن مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور پر واقع ہے اور تقریباً 27.928 کنال رقبہ پر محیط ہے جس میں تین بلاک ہیں۔

ڈولفن مین ہیڈ کوارٹر

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ماڈل ٹاؤن

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کینٹ

مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور۔

ایک بلڈنگ کو ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے جو کہ 26 کمروں پر مشتمل ہے، ہیڈ کوارٹر کی ایک بلڈنگ جمنزیم بلاک ہے جو کہ دس کمروں پر مشتمل ہے اور ایک بلڈنگ کوارٹر گارڈ جو کہ تین کمروں پر مشتمل ہے۔ رہائشی بیرکس کی بلڈنگ جو کہ پندرہ کمروں پر مشتمل ہے۔ ایم ٹی ورکشاپ کی بلڈنگ پانچ کمروں پر مشتمل ہے اور ایک مسجد بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے جو کہ ٹوٹل ہیڈ کوارٹر 59 کمروں پر مشتمل ہے۔

ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز:

ڈویژن ہائے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تعداد کمرہ جات

ماڈل ٹاؤن والٹن روڈ لاہور	46
کینٹ والٹن روڈ لاہور	46
اقبال ٹاؤن سبزہ زار لاہور	31
صدر ٹاؤن شپ لاہور	47
سٹی زیر تعمیر سگیاں روڈ (عارضی تھانہ نولکھا لاہور)	
سول لائن عارضی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بلڈنگ کینٹ	

(ب) ڈولفن سکواڈ مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور میں موجود مختلف دفاتر/برانچ ہائے/مدات میں مختلف عہدوں کے 121 ملازمین اور درجہ چہارم کے 47 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام گریڈ تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بروئے رپورٹ پی اے ڈولفن سکواڈ لاہور اس وقت ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کے خلاف مختلف الزامات کے تحت کل 160 انکوائریز زیر التواء ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد انکوائری زیر التواء	الزام/نوعیت
1	96	غیر حاضری
2	07	مس کنڈکٹ
3	04	مختلف مقدمات میں ملوث
4	05	سرکاری سامان گمشدگی/نقصان
5	48	دوران ڈیوٹی SOP کی خلاف ورزی
ٹوٹل	160	

تمام درج بالا انکوائریز کو جلد از جلد یکسو کر کے بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) درست ہے کہ کچھ اہلکار موٹر سائیکل چوری میں ملوث پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

نام	کانسٹیبل نمبر	گریڈ
بلال	26059	7
بلال علی	18388	7
جاوید عمر	25636	7

کچھ اہلکار چوری کی موٹر سائیکل خریدنے میں ملوث پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

نام	کانسٹیبل نمبر	گریڈ
زوہیب الرحمٰن	13597	7
سجاول	18851	7
شاہد	15631	7
مطلوب	25986	7

تمام درج بالا ملازمان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے محکمہ سے برخاست کیا جا چکا ہے۔ آرڈرز کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ڈولفن سکواڈ لاہور میں سزا اور جزاء کا مربوط نظام قائم ہے محکمانہ انکوائریز میں قصور وار پائے جانے والے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے سزائیں دی جاتی ہیں۔ محکمانہ انکوائریز میں قصور وار پائے جانے والے ملزموں کو سال رواں 01.01.19 تا 31.07.19 تک دی گئی سزاؤں کی مکمل تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریسکیو 1122 کے پاس گاڑیوں، ایمبولینسز کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

715: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ریسکیو 1122 ضلع فیصل آباد کے پاس کل کتنی گاڑیاں اور ایمبولینسز ہیں؟

(ب) ادارہ ہذا کی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان ملازمین کا نام، عہدہ اور گریڈ کیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان ایمبولینس اور گاڑیوں کے پٹرول اور miantenance کا سال 17-2016 تا 19-2018 کا کتنا خرچہ ہے سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(د) ادارہ ہذا کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ ونگ میں کروڑوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے جس کی ایک اعلیٰ سطح پر انکوائری ہوئی اس انکوائری میں کون کون آفیسران شامل تھے اور یہ کن کن ملازمین کے خلاف ہوئی اور ان کو کیا سزا ہوئی، ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور کرپشن کی رقم کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ریسکیو 1122 کے پاس کل 78 گاڑیاں ہیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ایمبولینسز	:	39	فائر وہیکلز	:	25
سپیشلائز وہیکلز	:	11	آفیشل وہیکلز	:	02

(ب) ریسکیو 1122 کے پاس کل 02 Official Vehicles اور یہ مندرجہ ذیل آفیسران کے استعمال میں ہیں۔

1۔	انجینئر احتشام، ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر	گریڈ 17
2۔	انجینئر سلطان، ایمرجنسی آفیسر	گریڈ 17

(ج) پٹرول کا خرچہ

ایمبولینسز

2016-17	-/17,281,886 روپے
2017-18	-/29,509,861 روپے
2018-19	-/45,174,519 روپے

فائیر وہیکلز:

2016-17	-/1,505,303 روپے
2017-18	-/2,025,862 روپے
2018-19	-/2,833,161 روپے

سپیشلائزڈ وہیکلز:

2016-17	-/859,316 روپے
2017-18	-/1,020,415 روپے
2018-19	-/1,622,372 روپے

آفیشل وہیکلز:

2016-17	-/374،905 روپے
2017-18	-/170،882 روپے
2018-19	-/919،645 روپے

Maintenace کا خرچہ

ایمبولینسز

2016-17	-/11,310,681 روپے
2017-18	-/11,955,721 روپے
2018-19	-/19,151,550 روپے

فائیر وہیکلز:

2016-17	2,302,565/-روپے
2017-18	5,330,818/-روپے
2018-19	3,690,745/-روپے

سپیشلائزڈ وہیکلز:

2016-17	2,262,493/-روپے
2017-18	3,952,632/-روپے
2018-19	2,049,616/-روپے

آفیشل وہیکلز:

2016-17	783,297/-روپے
2017-18	3,952,632/-روپے
2018-19	438,522/-روپے

(د) ٹرانسپورٹ ونگ میں کل سات ملازمین کام کر رہے ہیں۔

1۔	فیصل منیر، ایمرجنسی آفیسر (ار اینڈ ایم)،	گریڈ17
2۔	فیصل صدیقی، ٹرانسپورٹ مینٹیننس انسپکٹر،	گریڈ14
3۔	ضیااللہ، لیڈ فائر ریسکیو،	گریڈ12
4۔	تنویر شاہد، کمپیوٹر آپریٹر،	گریڈ11
5۔	یاسر علی، کمپیوٹر آپریٹر،	گریڈ11
6۔	ندیم اختر، آٹو الیکٹریشن،	گریڈ8
7۔	محمد احمد، فیلڈ ورکر،	گریڈ2

(ہ) یہ درست نہ ہے

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

716: جناب نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف ملتان ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 7734 مقدمات درج کرائے گئے ہیں۔

(ب) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 8909 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 1952 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

صوبہ پنجاب میں تیزاب گردی میں ملوث ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

718: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک صوبہ بھر میں تیزاب گردی کے کتنے واقعات کن کن علاقوں میں رپورٹ ہوئے؟

(ب) کیا ان واقعات میں ملوث تمام ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے کیا ان ملزمان کو سزائیں ہو چکی ہیں؟

(ج) تیزاب گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک تیزاب گردی کے کل 33 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 9 مقدمات جھوٹے ہونے کی بناء پر خارج ہوئے جبکہ 17 مقدمات چالان عدالت ہوئے۔

(ب) 17 مقدمات میں کل ملوث 57 ملزمان میں سے 42 گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن میں اب تک کسی کو کوئی سزا نہ ہوئی ہے جبکہ 12 ملزمان بری ہوئے۔

(ج) جب بھی کوئی تیزاب گردی کا واقعہ رپورٹ ہوتا ہے تو فوراً مقدمہ درج کر کے متاثرہ فرد کو فوری طور پر پولیس تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور مقدمہ کی تفتیش کسی انتہائی قابل پولیس افسر کو دی جاتی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں علماء کرام کی بطور امام رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

721: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو لاہور ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹر کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
لاہور	19	01
شیخوپورہ	03	0
ننکانہ	08	01
قصور	30	17
کل تعداد	60	19

کرایہ داری ایکٹ کے تحت پنجاب پولیس کو گزشتہ پانچ ماہ کے دوران فراہم کردہ معلومات سے متعلقہ تفصیلات

722: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کرایہ داروں سے متعلقہ معلومات Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 کے تحت پولیس کو فراہم کرنی ہوتی ہے اس معلومات کے لئے کیا پولیس میں کوئی آن لائن نظام تشکیل دیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کرایہ داری ایکٹ کے تحت جو رپورٹ ہر ماہ اس قانون کے تحت جمع کروانی ہوتی ہے کیا وہ 2015 سے اب تک جمع کروائی گئی ہے ان رپورٹس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) کرایہ داری ایکٹ کے تحت صوبہ بھر میں گزشتہ تین سالوں میں کتنی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا کرایہ داری ایکٹ پر عملدرآمد کے لئے کوئی عوامی آگاہی مہم چلائی گئی اگر ہاں تو آگاہی مہم کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کرایہ داروں سے متعلقہ معلومات Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 کے تحت پنجاب پولیس کے پاس Tenant Registration Software(TRS) کے نام سے سافٹ ویئر موجود ہے۔

(ب) جی، ہاں! کرایہ داری ایکٹ کے حوالہ سے ہر ماہ رپورٹ جمع کروائی جاتی ہے۔ سال 2015 سے اب تک کی کروائی گئیں سالانہ رپورٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2015	03
2016	119241
2017	710122
2018	568443
2019	497917

(ج) کرایہ داری ایکٹ کے تحت گزشتہ تین سالوں میں صوبہ بھر میں کی گئی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2017	8270
2018	5570
2019	5716

(د) کرایہ داری ایکٹ سے متعلق حکومت پنجاب نے ممکنہ طور پر صوبہ بھر میں ہر سطح پر بھر پور آگاہی مہم چلائی گئی جس میں اخبارات میں اشتہارات، ٹی وی چینلز پر کمرشلز اور ہر تھانہ میں نمایاں جگہ پر فلیکس آویزاں کی گئی ہیں۔

لاہور: تھانہ چوہنگ میں فروری 2016 میں
موٹر سائیکل چھیننے اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

736: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ چوہنگ لاہور میں ماہ فروری 2016 میں موٹر سائیکل گن پوائنٹ پر چھیننے کی کتنی FIR درج ہوئیں ان مقدمہ جات کے نمبر اور مدعی مقدمہ کا نام مع پتا بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے موٹر سائیکل بر آمد ہوئے ہیں اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں کتنے مقدمہ جات کے موٹر سائیکل بر آمد نہیں ہوئے اور ملزمان گرفتار نہیں ہوئے؟

(ج) ان مقدمہ جات کے تفشیشی آفیسران / ملازمین پولیس کے نام مع عہدہ بتائیں؟

(د) کیا کسی پولیس ملازم کے خلاف ان مقدمہ جات کی بر آمدگی نہ ہونے اور تفتیش صحیح خطوط پر نہ کرنے کی بناء پر کارروائی ہوئی ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟

(ہ) کیا آئی جی پولیس ان تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کروانے اور موٹر سائیکل بر آمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ماہ فروری 2016 میں صرف ایک مقدمہ موٹر سائیکل گن پوائنٹ پر چھیننے کا درج رجسٹر ہوا۔ مقدمہ نمبر 249/25.02.2016 بجرم 392 ت پ تھانہ چوہنگ لاہور میں درج رجسٹر ہوا جس میں مدعی مقدمہ عمیر ولد جاوید سکنہ کناسٹی لاہور فون نمبر 0321-7257978 ہے۔

(ب) ایک موٹر سائیکل بر آمد ہوئی اور ایک ہی ملزم گرفتار ہوا۔

(ج) اس مقدمہ کا تفتیشی افسر ASI محمد اسلم ہے۔

(د) تفتیشی افسران جنہوں نے مسروقہ موٹر سائیکل بر آمد نہ کی ہیں یا تحرک نہ کئے تھے ان کے خلاف سپیشل رپورٹ 2016 میں مجاز افسران نے مرتب کر کے ارسال کی تھی۔

(ہ) افسران بالا کے حکم کے مطابق ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اور ہر طریقہ تفتیش کو عمل میں لاتے ہوئے ان مسروقہ موٹر سائیکلیں و ملزمان کی تلاش کی جارہی ہے۔ انشاءاللہ ان مقدمات کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

رحیم یار خان: پی پی۔266 میں

تھانہ جات وچوکیاں اور ان میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

770: جناب ممتاز علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) پچھلے دو سال میں ان تھانہ جات میں چوری، راہزنی، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) حلقہ پی پی-266 کے کتنے تھانہ جات میں بنیادی سہولیات نہ ہیں؟

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے کتنے کیسز میں چوری، ڈکیتی کا سامان واپس کروایا گیا تفصیلاً بتایا جائے نیز اغواء برائے تاوان میں کتنے مغوی بازیاب کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں تھانہ جات کی تعداد دو اور چوکی ایک ہے۔

1- **تھانہ احمد پور لمہ**

2- **تھانہ کوٹ سبزل**

چوکی 206 پی تھانہ کوٹ سبزل

(ب)

چوری	**109 مقدمات**
راہزنی	**10 مقدمات**
ڈکیتی	**02 مقدمات**
اغواء برائے تاوان	**02 مقدمات**

(ج) تمام تھانہ جات میں تمام تر سہولیات موجود ہیں۔

(د)

جرم	مسروقہ	بازیافتہ
چوری	10244300/-	7282300/-
راہزنی	2763850/-	2620100/-
ڈکیتی	1682000/-	1682000/-
اغوا برائے تاوان	**چار مغوی**	**چار بازیاب**

سیف سٹی پراجیکٹ منصوبے کی مدد سے

قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

803: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیف سٹی پراجیکٹ سے قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے میں کس حد تک مدد مل رہی ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اوراس پر کتنی لاگت آئی ہے کیا حکومت اس منصوبہ کو مزید وسعت دینا چاہتی ہے؟

(ج) مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں اس منصوبہ کو مزید وسعت دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی:

پنجاب سیف سٹیز کے کیمروں کی مدد سے لاہور میں دہشتگردی کے مختلف واقعات جیسا کہ داتا دربار اور فیصل چوک بم بلاسٹ میں ملوث افراد کی نشاندہی کی گئی اور پولیس نے ملزمان کو گرفتار کیا۔ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مددگار، معاون اور سہولت کار رہے جو کہ بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 بنایا گیا ہے۔ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے۔ مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے دہشتگردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری اور قانون سے مفرور ملزمان، گھر سے لاپتا افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کی جارہی ہے اور لاہور میں تنصیب شدہ جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے تاحال قریباً 13,859 مقدمات میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی شہادت فراہم کر چکی ہے۔ اس طرح عوام الناس کی طرف سے ایمرجنسی 15 کالز تقریباً 25 ہزار روزانہ کی بنیاد پر دفتر ہذا میں موصول ہوتی ہیں جن میں پولیس کی فوری

مدد، ٹریفک حادثات کی اطلاع، ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ وغیرہ کی شکایات بذریعہ ڈولفن فورس اور پولیس رسپانس یونٹ و دیگر متعلقہ اداروں کی مدد سے ہنگامی طور پر حل کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ منصوبہ 2013 میں شروع کیا گیا جس میں 2015 تک صرف پری کوالیفکیشن ہی مکمل ہو سکی اس کے بعد 2015 میں ایک نئی ٹیم اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تشکیل دی گئی اور اس ٹیم کی شبانہ روز محنت سے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 کے تحت لاہور شہر کو محفوظ اور پر امن بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی زیرِ نگرانی پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز، (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا ابتدائی طور پر کل تخمینہ لاگت 14.52۔ارب روپے تھا۔ جو ڈالر کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے اب 18.31۔ارب روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو کہ پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز کی تعمیر، تکمیل اور اس کے ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات میں استعمال ہوئی۔ علاوہ ازیں قصور شہر میں اسی طرز کے جدید کیمرہ جات نصب کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت کے تعاون سے پنجاب سیف سٹیز پراجیکٹ کے تحت مزید شہروں میں بھی لاہور کی طرز کے سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس میں راولپنڈی، مری، ڈی جی خان اور تونسہ شامل ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا منصوبہ جات کی توسیع کے لئے اس مالی سال میں حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ تاہم اس مالی سال میں ڈی جی خان شہر میں بھی اسی طرز کے سنٹر کے قیام کے لئے حکومت کی طرف سے بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ تاہم اس مالی سال میں لاہور کے داخلی و خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد
جناب سپیکر 6 بج کر 4 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 401 محترمہ عظمیٰ کاردار کا جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سیٹ آپ کی نہیں بلکہ آپ کی سیٹ ادھر ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سیٹ بھی آپ کی نہیں ہے بلکہ یہ وزراء کی سیٹیں ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ آگے ہی رہنے دیں لیکن آپ ان کے ساتھ ہی بیٹھیں۔

MS Uzma Kardar: Mr Speaker! I hope I have reached to right seat finally thank you so much.

لاہور: شادباغ میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دکاندار کا زخمی ہونا

401: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 22۔دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ شادباغ لاہور کی حدود میں اٹھائیس سالہ دکاندار کاشف کو لوٹ مار کے دوران ڈاکوؤں نے گولی مار دی جسے شدید زخمی حالات میں میو ہسپتال منتقل کر دیا گیا؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کب، کس کی مدعیت میں رجسٹرڈ ہوا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ اٹھائیس سالہ کاشف کو بذریعہ فائر زخمی ہونے پر میو ہسپتال منتقل کیا گیا جس کا مقدمہ نمبر 2333/19 مورخہ 21-12-2019 بجرم 324 ت پ تھانہ شادباغ کاشف کے والد کی مدعیت میں درج ہوا۔ لوٹ مار کرنے والی خبر درست نہ ہے کیونکہ کوئی ڈکیتی نہیں ہوئی بلکہ ان کی آپس میں پرانی رنجش چل رہی تھی، انہوں نے ایف آئی آر میں بھی لکھوایا ہے کہ اس سے پہلے کچھ نامعلوم افراد نے اس شخص کو دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے کے بعد وہ چلے گئے تھے اور بروز وقوعہ انہی افراد نے فائرنگ کر کے اس شخص کو زخمی کیا ہے۔

(ب) اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، یہ مقدمہ کاشف کے والد کی مدعیت میں درج ہوا ہے۔ چونکہ اس میں کسی کو نامزد نہیں کیا گیا، پولیس تفتیش کر رہی ہے انشاء اللہ جلد جو مزید حقائق سامنے آئیں گے ان کے مطابق مقدمہ یکسو کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 404 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ضلع خوشاب سے ہے، میں یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھنے سے پہلے ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ جناب محمد وارث شاد کا تعلق بھی ضلع خوشاب سے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے یہ پڑھ لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! پھر آپ ہمیں بولنے نہیں دیتے اور کبھی بھی ہمیں باری نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں، آپ نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے رولز کے مطابق پہلے وہ پڑھنا ضروری ہے اس لئے پہلے وہ پڑھ لیں اس کے بعد جو مرضی بول لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! پھر آپ یہ promise کریں کہ میں جو مرضی بولوں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: محترمہ! کبھی رولز بھی پڑھ لیں۔

خوشاب: پولیس حراست سے بیوی کے قاتل کا فرار ہونا

404: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ علی پورہ خوشاب میں بیوی کا قاتل ملزم وقار احمد ہتھکڑی لگے پولیس حراست میں خوشاب کورٹ سے فرار ہو گیا؟

(ب) یہ واقعہ کس طرح پیش آیا، دوران فرار کتنے پولیس اہلکار موجود تھے ان کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی کی گئی ہے نیز ملزم کی گرفتاری کے لئے پولیس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور مزید کیا کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) اس کی تفصیلات تو جواب میں دے دی گئی ہیں اور بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔ محترمہ نے اسے پڑھ بھی لیا ہو گا لیکن یہ درست ہے کہ ملزم پولیس کی حراست سے بھاگا اور اس کے خلاف مقدمہ نمبر 19/298 مورخہ 23-12-2019 بجرم 225-224/223 ت پ تھانہ صدر جوہر آباد درج ہوا۔

(ب) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جس دن ملزم فرار ہوا very next day اس ملزم کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا اور چار پولیس ملزمان ڈیوٹی پر مامور تھے جنہیں معطل کر کے ان کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد انکوائری مکمل کر لی جائے گی اور جو بھی پولیس اہلکار اس مقدمہ کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ بیگم! اب آپ بات کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! جب سے میں اسمبلی میں آئی ہوں تو جناب محمد وارث شاد کو اکثر دیکھتی رہتی ہوں کہ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ بہت اُٹھ اُٹھ کر بولتے ہیں۔ جناب محمد وارث شاد جس حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہاں پر 26۔ نومبر 2019 کو ایک آٹھ سالہ بچی کو پہلے اغواء کیا گیا پھر اس کے ساتھ ریپ کیا گیا اور مورخہ 7۔ دسمبر 2019 کو اس کی لاش ملی تھی۔

جناب سپیکر! میرے لئے بہت افسوس کا مقام ہے کہ یہ اپنے حلقہ کی عوام اور ان کے مسائل کے ساتھ سنجیدہ نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے اسمبلی کے فلور پر اس بچی کے لئے ایک مرتبہ بھی آواز نہیں اُٹھائی۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ بیگم! آپ نے کوئی اور بات کرنی ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے کوئی اور بات نہیں کرنی۔ اب آپ جناب محمد وارث شاد کو بات کرنے کا موقع دیں۔ مجھے اس بچی کے قتل کی بہت تکلیف ہے کیونکہ وہ اپنی ماں کی واحد سہارا تھی۔ یہ جناب محمد وارث شاد کا حلقہ ہے اور یہ وہاں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ ان کا کام ہے کہ اپنے حلقہ کی عوام کے مسائل کو اُجاگر کریں نہ اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر صرف شور مچاتے رہیں اور ہماری حکومت کا وقت ضائع کرتے رہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! یہ آپ کی بہتری کے لئے ہو رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین اور محترمہ ساجدہ بیگم کا شکر گزار ہوں۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ جس وقت اس بچی کے قتل کا واقعہ میرے علم میں آیا تو میں ان کے گھر گیا۔

جناب سپیکر! میں متعلقہ پولیس سے ملا، میں ڈی پی او سے ملا اور میں متعلقہ ڈی ایس پی سے بھی ملا ہوں۔ میں نے بھرپور کوشش کی ہے اور میرے حساب سے خوشاب پولیس نے پوری تندہی کے ساتھ اس کیس کے حوالے سے کام کیا ہے۔ پی ٹی آئی کے دور حکومت میں ڈی پی او اور ڈی سی کا دفتر ہمارے لئے بند ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House.خاموشی اختیار کریں اور جناب محمد وارث شاد کو بات مکمل کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد غلط بات کر رہے ہیں۔ اگر ڈی پی او کا دفتر ان کے لئے بند تھا تو پھر یہ ان کے دفتر میں کیسے گئے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: آپ جناب محمد وارث شاد کی بات سُن لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! محترمہ ساجدہ بیگم نے ایک کارروائی ڈالی ہے۔ ان کو کسی نے بتایا کہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہوتا ہے تو انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دے کر اپنی کارروائی ڈالی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بچی کے لواحقین کے پاس رہا، پولیس کے سر پر چڑھ کر کام کرتا رہا، ڈی پی او اور ڈی ایس پی صاحبان سے رابطے میں رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں خوشاب پولیس کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے تندہی کے ساتھ اس بچی کا قاتل پکڑا ہے اگر جناب محمد وارث شاد اتنی محنت نہ کرتا تو محترمہ کے توجہ دلاؤ نوٹس سے کچھ نہیں ہونا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر قانون سے کہیں کہ انہوں نے میرے خلاف خواتین کو جتنا مسالہ ڈال دیا ہے وہ کافی ہے لہٰذا اب مہربانی کریں۔ اب یہ تھوڑا سا مسالہ کم کریں۔ بہت زیادہ مسالہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے خود اپنی ایک بات غلط ثابت کر دی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ڈی پی او کا دفتر ہمارے لئے بند ہے جبکہ آپ وہاں پر گئے ہیں اگر آپ کے لئے دفتر کھلا تھا تو تب ہی آپ وہاں پر گئے ہیں۔ آپ کے لئے دفتر کھلا تھا، آپ کا کام ہو گیا اور آپ کی دادرسی بھی ہو گئی ہے اس لئے ڈی پی او کا دفتر آپ کے لئے بند نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ساڑھے چار لاکھ عوام کا نمائندہ ہوں۔ یہ میرا حق ہے کہ میں عوامی فلاح و بہبود کے لئے ڈی پی او کے دفتر میں جاؤں۔ میں وہاں پر گیا تھا اور پھر بھی جاؤں گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے کہا تھا کہ ہمارے لئے دفتر بند ہے اور ہم ڈی پی او کے دفتر نہیں جاسکتے جبکہ آپ وہاں پر گئے ہیں، آپ کی دادرسی ہوئی اور آپ نے پولیس اور ڈی پی او کی تعریف بھی کر دی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ہماری جماعت کے کارکن ڈی پی او کے دفتر کے قریب سے بھی نہیں گزر سکتے تھے۔ مجھے سارے حالات کا علم ہے۔ آپ گجرات جا کر چیک کر لیں۔ پچھلے دس سالوں میں ہمارا کوئی کارکن ڈی پی او کے دفتر کے سامنے سے نہیں گزرتا تھا کیونکہ جو آدمی وہاں جاتا تھا اس کے خلاف پرچہ درج ہو جاتا تھا۔ اس دور کے یہ حالات تھے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے عورتوں کو مسالہ لگانے والی غلط بات کی ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اس پر معذرت کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے ایک غلط بات کی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے خواتین کو مسالہ لگایا ہے۔ پچھلے دس سال مسالہ پر تو یہ چلتے رہے ہیں۔ ہماری پارٹی مسالہ پر چلنے والی نہیں بلکہ اصولوں پر چلنے والی ہے۔ مسالہ پر چلنے والے تو یہ لوگ ہیں۔ ویسے بھی خواتین کے بارے میں ایسی بات کرنا انتہائی نامناسب ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سابق ممبر رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کے قاتلوں سے جانی خطرہ کی بناء پر معزز ممبر کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! جس دن سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے میں اسی دن سے کوشش کر رہا ہوں کہ بات کروں لیکن اجازت نہیں مل سکی۔ رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کا قاتل جو کہ چھ سے سات افراد کا قاتل ہے اس نے protective bail یعنی حفاظتی ضمانت کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ وہ ساڑھے چار سال کے بعد اس وقت اپنے لئے اچھے حالات سمجھ رہا ہے۔ جس گھر سے شہید کا جنازہ نکلتا ہے اس کا دُکھ یا تو اس کے گھر والے محسوس کر سکتے ہیں یا جو صاحب دل ہو وہ محسوس کر سکتا ہے۔ آپ ہر سال چودھری ظہور الٰہی کی برسی مناتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم بھی رانا شمشاد احمد خان اور ان کے بیٹے کی برسی مناتے ہیں۔ برسی منانے کا ایک مقصد تو ایصال ثواب ہے یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے برسی منائی جاتی ہے دوسرا اس کے ذریعے ہم معاشرے کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ظلم کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے۔ ان کی برسی منانے سے ہر سال یہ پیغام جاتا ہے کہ اتنی بڑی قربانی دینے کے باوجود اب تک ہم ظلم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں یہاں پر جنگل کا قانون ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جنگل کا قانون ہمارے ملک سے زیادہ اچھا ہو۔

جناب سپیکر! وکلاء حضرات نے جب اپنی بات کرنی ہوتی ہے وہ اپنے فورم پر اپنی بات کر لیتے ہیں اور ہسپتالوں میں بھی جا کر چڑھ دوڑتے ہیں۔ جب ڈاکٹرز نے اپنی بات کرنی ہوتی ہے وہ بھی متحد ہو کر اپنی بات کر لیتے ہیں۔ ہمارا یہ ہاؤس ہے میں نے تو اپنی بات یہاں پر ہی کرنی ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی اور جگہ نظر نہیں آتی کہ میں جہاں پر اپنی بات کروں۔

جناب سپیکر! ہم سب کا اور خاص طور پر آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ معاشرہ جس طرف جا رہا ہے اس معاشرے کو ٹھیک کرنے کے لئے اور ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم کم از کم ایمان کی جس حالت تک جا سکتے ہیں اگر ہم زبان سے روک سکتے ہیں تو پھر ہم اس ظلم کو زبان سے روکنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! اس معاملے پر بات کرنے کے لئے میرے پاس بہت کچھ ہے لیکن میں اپنی بات کو مختصر کر کے آپ سے بات کرتا ہوں کہ دو دفعہ سپیکر، پنجاب اسمبلی اور سپیکر بھی کون، جناب پرویز الٰہی، دو دفعہ رولنگ دیتے ہیں اُس رولنگ کا کسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب کی رولنگ پر عمل نہ ہونا اس پورے ایوان کے استحقاق کو مجروح کرتا ہے۔ آپ بے شک اس پر voting کروالیں اگر میری بات ٹھیک ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورا ہاؤس میرا ساتھ دے گا اور آپ اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ جو بھی سرکاری افسر ہوں گے وہ CPO or RPO ہوں وہ آ کر بتائیں گے کہ یہ صحیح بات کر رہا ہے یا غلط بات کر رہا ہے، اس کو خطرہ ہے یا اس کو خطرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے open challenge دیا جارہا ہے اور حلقے میں یہ بات عام ہو رہی ہے کہ یہاں پر اب ضمنی الیکشن ہو گا۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ میں اس ہاؤس میں جب بھی بات کرتا ہوں میرے دشمن جو بہت ظالم ہیں وہ اس کو میری کمزوری سمجھتے ہیں کہ یہ ہاؤس میں جا کر ایسی باتیں کرتا ہے لیکن مجھے پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے خدا نے مجھے کمزور پیدا نہیں کیا۔ آپ سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ ظلم کے خلاف اس جدوجہد میں آپ میرا ضرور ساتھ دیں۔ میری اتنی ہی بات تھی جو میں نے آپ سے کر لی ہے اب آپ اس کا جواب دیں اور آپ ہی اس کا فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی دو دفعہ بات ہوئی تھی اور اس حوالے سے سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے۔ وزیر قانون نے بھی یہ بات کی ہے اور اُنہیں دو دفعہ یہاں بلایا بھی تھا۔ آپ نے آج جو بات کی ہے یہ deferent بات ہے کہ اگر وہ ہائی کورٹ میں protective bail, file کرتا ہے تو اُس حوالے سے بھی وزیر قانون آپ کو بتائیں گے لیکن اس حوالے سے آپ کو ہائی کورٹ میں اپنا وکیل پیش کر کے اس کا قانونی پہلو عدالت کے سامنے رکھنا چاہئے۔۔۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے protective bail کی بات اس لئے کی ہے کہ اس سے خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے اور ماشاء اللہ ہماری عدالتیں اتنی اچھی ہیں اور اتنے اچھے فیصلے کر رہی ہیں تو مجھے اُن سے اعلیٰ فیصلے کی بھی اُمید ہے۔ پوری دنیا میں ہماری عدالتوں کے اعلیٰ فیصلے بہت مشہور ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ چلیں، ہو گئی ہے بات۔ باقی سکیورٹی کی بات ہے۔ وزیر قانون !اس حوالے سے آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے یہاں RPO/DPO کو بھی بلا کر کہا تھا تو اب کیا situation ہے؟ ایک یہ بات بھی ہوئی تھی کہ ان کو کوئی سپیشل سکیورٹی provide کی جائے لیکن اس پر مزید کچھ نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں دو حوالوں سے بات کرنا چاہوں گا۔ معزز ممبر خود جانتے ہیں کہ رانا شمشاد احمد خان مرحوم کا جتنا دُکھ انہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے بھی colleague رہے ہیں بلکہ ہمارا آپس میں بھائیوں کی طرح تعلق تھا اور ہمیں بھی ہر لحاظ سے اس بات کا افسوس ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک protective bail کی بات ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کو باقاعدہ کہا جائے گا اور ہم پوری کوشش کریں گے کہ وہ bail confirm نہ ہونے پائے۔

جناب سپیکر! مزید میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے کہا کہ اس وقت موافق حالات دیکھتے ہوئے وہ واپس آئے میں کسی سیاسی بحث میں بھی نہیں پڑنا چاہتا لیکن انہیں وہ حالات بھی ذہن میں رکھنے چاہئیں کہ جن حالات میں صوبہ پنجاب اور مرکز میں بھی ان کی اپنی حکومت تھی اور وہ ملزم ملک سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس قسم کے حالات آج ہمارے متعلق کہتے ہیں تو میں پورا یقین دلاتا ہوں کہ کسی سے ہماری کوئی ہمدردی نہیں ہے، قانون نے اپنا راستہ لینا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ bail reject کرائیں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ان کی سکیورٹی کی بات کا تعلق ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد انہوں نے ایک rationalization کی ہے کہ سکیورٹی کس کو دینی ہے، کس کو نہیں دینی لیکن اس کے باوجود آپ کی رولنگ کا احترام کرتے ہوئے میں یہ کوشش کروں گا بلکہ اس بات کو ensure کروں گا کہ ان کو سکیورٹی مہیا کی جائے اور میں اس بارے میں ان کو کل ہی بتاؤں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ان کی سکیورٹی کا جلدی بندوبست ہو جائے اور اگر یہ سکیورٹی حکومت کی طرف سے ہو تو اُس کا ایک خوف بھی رہتا ہے کہ حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے اور انہوں نے سکیورٹی بھی مہیا کی ہے تو آپ ذاتی دلچسپی لے کر یہ کام کریں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! آج مجھے پہلے دن جناب محمد بشارت راجا کی بات پر انتہائی افسوس ہوا ہے۔ میں نے پہلے دن سے لے کر آج تک ایک ہی بات کی تھی کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی ممبر آپ سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب بھی اپنی سکیورٹی کی بات کر رہا ہوں یہاں پر کوئی RPO آیا اور نہ ہی کسی بندے نے میرے ساتھ سکیورٹی کے حوالے سے کوئی بات کی۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں، آپ کے ساتھ یہ ہمدردی سب کو ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ ملزم ان کی اپنی حکومت میں بھاگ کر باہر گیا تھا۔ یہ اُنہیں بھی موردِ الزام ٹھہرائیں اور ہمیں اپنی جگہ پر دُکھ ہے لیکن معزز ممبر یہ کہیں کہ سابقہ حکومت کی ملی بھگت سے وہ ملزم ملک سے بھاگ گئے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ ایک منٹ میری بات سن لیں ناں! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہم سب کی ہمدردی ہے اور وزیر قانون کی پوری توجہ اس بات پر ہے کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ سکیورٹی provide کی جائے اور وہ انشاءاللہ ہم کروا کر چھوڑیں گے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا، چودھری ظہیر الدین، یہ پورا ہاؤس اور میں بھی ہمدردی میں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ تھوڑا سا موقع دیں جناب محمد بشارت راجا ایک دو دن میں انشاء اللہ تعالیٰ رزلٹ دیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چودھری صاحب نے پہلے دن جب بات کی تھی اور آپ نے حکم صادر فرمایا تھا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب انہوں نے میرے سامنے آر پی او کو فون کیا تھا۔ اس کے بعد پھر انہوں نے ڈی پی او کے ساتھ بات کی۔ انہوں نے دوبارہ ان سے بات کر کے باقاعدہ کہا کہ آپ نے مجھے اس کا کوئی مثبت جواب دیا ہے اور نہ ہی ان کو وہاں پر کوئی سکیورٹی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے rules and regulations بتانے کے بعد کہا کہ ہم کس کو سکیورٹی دے سکتے ہیں اور کس کو نہیں دے سکتے۔ انہوں نے میری موجودگی میں تفصیل سے بات کی تھی۔ یہ جو bottlenecks ہیں آپ کے حکم کے مطابق دور کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ رولز کو چھوڑیں۔ ان کو سکیورٹی تو چاہئے۔ آر پی او ویسے ہی اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اس کو یہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ وہ اپنا کام تو کریں۔ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس نے آج تک بندے کیوں نہیں پکڑے، آر پی او گوجرانوالہ نے کیا کارکردگی دکھائی ہے اور اس نے ان کے بندے کیوں نہیں پکڑے؟ وہ صرف کارروائی ڈال رہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمیں دُکھ ہے کہ ہمارا بھائی چلا گیا۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ان کو سکیورٹی نہ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/821 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/838 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 ظفر چوک (تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) اس چوک میں ایک نہر گزرتی ہے۔ جس پر بہت پرانا پُل ہے۔ اس پُل سے ہیوی ٹریفک اور ماموں کانجن، کمالیہ، چیچہ وطنی، بورے والہ، وہاڑی کی ٹریفک بھی گزرتی ہے۔ پُل خستہ حالت اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے آئے روز ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے جس سے مسافروں اور لوگوں کو کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پُل خستہ حالت اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے وہاں کافی حادثات بھی ہوئے ہیں لہٰذا میری پُرزور اپیل ہے کہ پُل کی دوبارہ تعمیر اور پُل کو بڑا کیا جائے، جس سے مسافروں اور ہیوی ٹریفک کو تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات! یہ تحریک التوائے کار آپ کے محکمہ سے متعلق ہے۔ اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ میں اس کی رپورٹ لے کر ہاؤس کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose:

جناب سپیکر: جی، جناب وارث شاد! آپ اب اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کا شکر گزار بھی ہوں اور وزیر قانون نے بھی مہربانی کی ہے۔ اس بل کا جو title تھا اس میں، میں نے North Punjab کے حوالے سے ترمیم دی تھی کیونکہ اس میں لسانیت کی بُو آتی ہے۔ میں خوشاب سے ہوں لیکن چکوال بھی میرا ہے۔ اس حوالے سے وزیر قانون مان گئے ہیں کہ یہ ترمیم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یادش بخیر اگر آپ کو یاد ہو کہ جب آپ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو سرگودھا یونیورسٹی اس وقت گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سرگودھا تھا۔ اس وقت آپ کے دور میں یونیورسٹی آف سرگودھا کا قیام عمل میں آیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں یہ عرض کیا تھا کہ اس میں جو core issue ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ یونیورسٹی تو درکار ہے، یونیورسٹی کا قیام appreciable ہے اور اس کا قیام ہونا چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب یونیورسٹی بنتی ہے تو غریب کا بچہ یونیورسٹی میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ اس کی فی سمسٹر فیس اب چالیس سے پچاس ہزار روپے ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت کہا تھا کہ غریب کا بچہ گورنمنٹ کالج سرگودھا میں پڑھتا ہے۔ آج اسی پوزیشن پر چکوال ہے یہاں چکوال سے منتخب ہونے والے دوست بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت آپ نے ایک خودمختار کمیٹی جسٹس اعجاز نثار صاحب کی سربراہی میں بنائی تھی۔ آپ نے بطور وزیر اعلیٰ وہ کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دس سال تک جوانٹر میڈیٹ کالج سرگودھا ہے وہاں یہ کلاسز جاری رہیں گی اور meanwhile سرگودھا کے غریب لوگوں کے لئے پنجاب گورنمنٹ educational facility provide کرے گی۔ اس سلسلہ میں بہت خدمت ہوئی۔

جناب سپیکر! اس کا ثواب آپ کو بھی جائے گا اور تھوڑا بہت میری طرف بھی آئے گا۔ اس بنیاد پر سرگودھا میں کالج بھی بن گیا اور دس سال تک غریب کے بچے اس کالج میں پڑھتے رہے۔

جناب سپیکر! اب چکوال کی پوزیشن یہ ہے کہ پوسٹ گریجویٹ کالج کو ختم کر کے اس کا نوٹیفکیشن اس enactment کے ساتھ ہو رہا ہے۔ وہ ختم ہو جائے گا اور غریب کے بچوں سے حق تعلیم عملی طور پر چھن جائے گا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اس کو elicit کر دیں اور ایک دفعہ لوگوں سے پوچھ لیں صرف چکوال کے لوگوں سے ہی پوچھ لیں کہ کیا وہ یہ چاہتے ہیں یا ایسا کوئی سسٹم ہو جائے جس طرح سرگودھا کے لئے ہوا تھا کہ چکوال شہر کے اندر اگر کوئی alternative educational facility پوسٹ گریجویشن تک ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر وہاں نہیں ہے اور اس کالج کو آپ یونیورسٹی میں بدل رہے ہیں تو سمسٹر کی فیس جو ایک ریڑھی والا، تانگے والا یا مزدور ہے وہ نہیں دے سکے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس حوالے سے آپ کی بات سو فیصد صحیح ہے۔ مجھے یہ بات یاد ہے۔ آپ کسی جگہ یونیورسٹی بناتے ہیں تو اس کو feeding colleges چاہئیں جہاں سے طلبہ وہاں آ سکیں۔ ہم نے اس وقت یہ سوچا تھا کہ جب یونیورسٹی چل جائے تو وہ کالجز جہاں غریب کا بچہ تھوڑی فیس میں پڑھتا تھا وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ واپس لے لے۔ اسی طرح وہ کم فیس جو سمسٹر والی نہیں ہوتی وہ واپس چلی جائے۔ اس وقت یہ ہوا تھا۔ اب یہ مشکل ساری جگہ آ رہی ہے۔ آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے لیکن اس پر ابھی منسٹر صاحب بات کریں گے کیونکہ اُن کو اس بات کا احساس ہے۔ جب ہم نے گجرات یونیورسٹی بنائی تھی تو اُس وقت بھی یہ ہوا

تھا۔اب گجرات کے لوگوں کو یونیورسٹی کا بہت فائدہ ہے لیکن غریب لوگوں کے بچے جو کالج میں سمسٹر کی وجہ سے فیس نہیں دے سکتے اس حوالے سے میں نے اِن سے گزارش کی ہے کہ چونکہ یونیورسٹی کا اپنا نظام بہت بڑھ گیا ہے اور جن کالجوں کی یونیورسٹی کو ضرورت نہیں ہے تو وہ کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دیں۔وہاں پر وہی فیس ہو جو عام طور پر ہوتی ہے۔اس کے اوپر منسٹر صاحب بات کرتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر!انہوں نے بڑی pertinent بات کی ہے کیونکہ students کا concern یہاں پر بھی یہی تھا اور دوسری جگہوں پر بھی یہی ہے کہ جب کالجز یونیورسٹی میں convert ہوتے ہیں تب یونیورسٹیاں فیسیں بڑھا دیتی ہیں۔ہم نے detail study کر کے اس کے چارٹر میں ایک solution propose کیا تھا لیکن جب یہ چارٹر لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ چونکہ جلد ہی ایک ماڈل چارٹر لا رہے ہیں جو پورے پنجاب میں applicable ہو گا لہٰذا آپ اس ماڈل چارٹر میں اس کو address کر لیجئے گا اس لئے فی الحال اس کو چھوڑ دیں۔وہ چارٹر ابھی pipeline میں ہے۔

جناب سپیکر!جس کا میں solution بھی بتاتا ہوں کیونکہ اس پر discussion اس معزز فورم میں بھی ہو گی۔وہ solution یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ میں constituent colleges کا ایک concept ہے کیونکہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے بھی بہت سارے constituent colleges ہیں۔

جناب سپیکر!اب دو مسائل یہ ہیں کہ یونیورسٹیوں کے جو affiliated colleges ہوتے ہیں اُن پر یونیورسٹی بالکل توجہ نہیں دیتی کیونکہ HEC کی direction کے مطابق ہم سمسٹر سسٹم پر move کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر!جس سے ہمارے affiliated colleges کے students کو examinations کی بڑی problems ہوتی ہیں اور ان کو second grade citizens بنا دیا جاتا ہے۔ہم نے ماڈل propose کیا ہے جو debate کے بعد انشاء اللہ approve بھی ہو گا۔وہ ماڈل یہ ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری کالجوں کو یونیورسٹی کا constituent کالج بنائیں،اُن کالجوں میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف ہی کو رہنے دیں،اُن کی فیس کا تعین گورنمنٹ کرے جو کم

ہی رہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ کالجوں کے students جو فسٹ کلاس students ہوں گے، یونیورسٹی کے اپنے students بھی ہوں گی، فیس بھی کم دے رہے ہوں گے اور سب سے بڑا عنصر یہ ہو گا کہ اُن کی ڈگری کی کوالٹی بھی maintain رہے گی۔ آپ کی جب گورنمنٹ تھی تب آپ کی گورنمنٹ نے بڑا اچھا decision لیا کہ we move from British system to American system. سمسٹر سسٹم میں direct نگرانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے جبکہ British system میں ہر دو سال بعد امتحان ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر چکوال کالج جو کہ یونیورسٹی آف گجرات کے ساتھ affiliated ہے ان کے طلباء کو problem یہ پیش آتی ہے کہ ان کے 40 فیصد marks کالج میں ہوتے ہیں اور 60 فیصد یونیورسٹی میں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے marks delay ہو جاتے ہیں، کئی کئی سمسٹر تک اُن کے grades نہیں آتے اور اُن کو as a first class student treat نہیں کیا جاتا۔ ہم تھوڑے دنوں بعد جب نیا paradigm لے آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس میں یونیورسٹی آف چکوال کا یہ eventually constituent college ہو جائے گا۔ اسی طرح جھنگ، گجرات اور تمام اضلاع کے کالجز جب اپنی ڈسٹرکٹ یونیورسٹی کے constituent colleges بن جائیں گے تو وہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under ہوں گے۔ اس چارٹر میں ہم نے یہ بھی clause رکھی ہے کہ فیس کا تعین ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہی کرے گا اور سرکاری فیس ہی رہے گی لیکن فی الحال اس کو remove اس لئے کیا ہے کہ because they wanted us to include that in the model charter.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بالکل سمجھ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ مسئلہ کافی دیر سے درپیش تھا اس لئے میں نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کی ہے۔ منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس پر بڑی محنت کی ہے جس کا حل یہی ہے کہ اس پر بھی ہم قانون سازی کریں گے۔ وزیر قانون نے ان کو مشورہ دیا ہے کہ آپ اس پر ہوم ورک کر لیں اور ہاؤس میں لے آئیں۔

(اذانِ عشاء)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر قانون اور ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب اس پر جو ہوم ورک کریں گے تو وہ ٹھیک ہے لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بھی valid ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو بھی سسٹم ہو تو مجھے بھی اس میں یہ شامل کر لیں۔ میں انشاءاللہ اپنی positive input ہی دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MRS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

1) Mr Tanveer Aslam Malik

2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
4) Mr Jahangir Khanzada
5) Rana Muhammad Afzal
6) Ms Bushra Anjum Butt
7) Mr Saeed Akbar Khan
8) Mr Ali Akhtar
9) Mr Ghazanfar Abbas
10) Mr Muhammad Waris Aziz
11) Mr Saeed Ahmad
12) Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

1) Mr Tanveer Aslam Malik
2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
4) Mr Jahangir Khanzada
5) Rana Muhammad Afzal
6) Ms Bushra Anjum Butt
7) Mr Saeed Akbar Khan
8) Mr Ali Akhtar
9) Mr Ghazanfar Abbas
10) Mr Muhammad Waris Aziz

11) Mr Saeed Ahmad

12) Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ترمیم پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے پورے چکوال کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ یونیورسٹی بہت جلد بن جائے گی۔ یونیورسٹی ایک long term project ہوتا ہے لہٰذا تمام چیزیں ہمیں once for all settle down کر لینی چاہئیں جس کے بعد ہمیں یونیورسٹی بنانی چاہئے کیونکہ obliviously ہمارا پرائمری مقصد تو کوالٹی ایجوکیشن ہی ہے۔ جیسے جناب محمد وارث شاد نے ابھی بات کی کہ ہمارا ایک علاقہ کالج سے deprive ہو جائے گا کیونکہ یہ کالج 1949 سے establish ہے اور اس سے پہلے یہ ایک سکول تھا۔ اس کی سو سالہ history ہے اور ایک دم سے ہم اس کالج کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ اس علاقے میں اور کوئی کالج ہے بھی نہیں جہاں پر بچوں کو تعلیم دی جائے گی تو this is very important کہ یہ کالج وہاں پر ضرور رہنا چاہئے اور اس کے لئے جو بھی طریق کار بنائیں گے وہ منسٹر صاحب نے جیسے ابھی بتایا بھی کہ constituent college بعد میں بن جائیں گے لیکن I would request کہ اگر اس بل میں یہ چیز add کریں تو شاید کالج کا status ختم نہیں ہو گا کیونکہ جیسے ہی اس بل نے پاس ہونا ہے تو وہاں سے وہ کالج ختم ہو جائے گا اور یونیورسٹی میں merge ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ جو بھی کمیٹی بنائیں گے legislation لائیں گے یا جو process ہو گا تو اس میں ٹائم لگے گا اور اس duration میں اس کالج کا status کیا ہو گا وہ تو یونیورسٹی میں merge ہو چکا ہو گا تو I think اس کو اگر select committee کے سپرد کیا جائے، اس issue کو بھی اس کے ساتھ ہی settle down کیا جائے اور اس میں جو بھی نئے ممبر add کرنے ہیں ان کو شامل کر کے once for all اس پر decide کریں اور پھر اس بل کو اگر دوبارہ ہاؤس میں لایا جائے تو شاید زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! ابھی پہلے بات ہوئی اور اس میں ایک ترمیم بھی ہے جس پر شاید وزیر قانون نےalreadyاس کو یونیورسٹی آف چکول کا نام دینے کو تسلیم کر لیا ہے یعنیThe University of North Punjab Chakwalتو میں اس میں صرف ایک چیزrecommendکرنا چاہوں گی یا تجویز دینا چاہوں گا کہ ہمارا ضلع چکوال شہدا اور غازیوں کی سرزمین ہے وہاں پر بہت سے صوفیsaintsگزرے ہیں جن میں بہت بڑے بڑے نام ہیں ان میں ایک بہت بڑا نام حضرت سخی سیدن شیرازی کا ہے جن کے نام پر ہماری تحصیل چواسیدن شاہ کا نام بھی ہے۔ اگر ہم یونیورسٹی آف چکوال کو سیدن شیرازی یونیورسٹی کا نام دے دیں تو شاید یہ بھی ایک اچھا اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے ایک غازی مرید حسین شہید تھے جنہیں عشق رسول میںbefore partition شہید کر دیا گیا تھا تو ان کے نام پر بھی اگر یونیورسٹی آف چکوال کا نام رکھا جائے تو شاید وہ ایک اچھا اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز پیش کروں گی کہ اس بل کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو یہ تمام معاملات دیکھے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر پہلے ہی بڑی تفصیل کے ساتھ بات کر لی ہے تو اب آپquestion putکریں۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

1) Mr Tanveer Aslam Malik
2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
4) Mr Jahangir Khanzada

5) Rana Muhammad Afzal

6) Ms Bushra Anjum Butt

7) Mr Saeed Akbar Khan

8) Mr Ali Akhtar

9) Mr Ghazanfar Abbas

10) Mr Muhammad Waris Aziz

11) Mr Saeed Ahmad

12) Ms Uzma Kardar

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

GENERAL AMENDMENT

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, General Amendment of the Bill is under consideration.

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اسے oppose ہی نہیں کر رہے تو پھر آپ نے کیا بات کرنی ہے اس لئے بس ٹھیک ہے اور آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جی، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: آگے تو مزید کوئی ترمیم نہیں ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کا اور وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی اور Thank you چلیں، باقی ترامیم پھر آپ نے withdraw کر لی ہیں ناں۔

CLAUSES 3 to 44

MR SPEAKER: Now, Clauses 3 to 44 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

جناب سپیکر: اب تو اس کا نام دوسرا ہو گیا ناں وزیر قانون! کیونکہ North Punjab کو چھوڑ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اسی لئے میں نے as amended کہا ہے کہ جو amendment آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، As amended تو

The motion moved is:

"That the University of Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the University of, Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: چونکہ یہ Bill unanimous pass ہوا ہے تو آپ سب کو مبارک ہو۔ آج کے اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل 31-دسمبر 2019 کو سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔